ایک عظیم خوشخبری — عید کا تحفہ

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ۹ جون ۱۹۸۶ء کو اسلام آباد (انگلستان) میں خطبۂ عید الفطر میں اپنے ایک تازہ رؤیا کا ذکر فرمایا جو عید کی صبح کو تحفۂ عید کے طور پر عطا ہوا تھا اس میں حضرت امّاں جان سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے بڑے پیار اور فرشتوں کی سی مسکراہٹ کے ساتھ ایک شعر پڑھا۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے اس وقت شعر یاد نہیں رہ سکا مگر اس کا مفہوم یہ تھا کہ شمع کو اپنے پروانے کی تلاش تھی اور شمع خود ہی اپنے پروانے کے پاس آگئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس میں بہت ہی عظیم الشان خوشخبری ہے اہلِ پاکستان کے لئے بھی اور ساری دُنیا کی جماعتوں کے لئے بھی۔ فرمایا یہ خوشخبری تھی جو عید کے لئے عطا ہوئی اور جماعت کی امانت تھی جو میں جماعت کے سپرد کرتا ہوں ؏

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

احسان ۱۳۶۵ ہش ؛ جون ۱۹۸۶ء

جلد ۳۳ ——— شمارہ ۸

ماہنامہ خالد ربوہ

ایڈیٹر
عبدالسمیع خان

نائبین :- منیر احمد منور
محمد عثمان شاہد
عبدالقدیر قمر

قیمت سالانہ : ۲۵ روپے
" ماہانہ : ۲ روپے ۵۰ پیسے
ممالک بیرون : ۱۵۰ روپے

اس شمارہ میں

- خدائی یہی تو ہے (اداریہ) ۲
- انسان تو اشرف المخلوقات ہے (جواہر پارے) ۴
- یہ سال جماعتِ احمدیہ کے لیے غیر معمولی اہمیت کا سال ہے ۔ ۵
- حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات ۷
- تجدیدِ عہد ۱۰
- قدرتِ ثانیہ کے چوتھے دور کی بابرکت تحریکات ۱۱
- بلبل رنگیں نوا ! (پرندے) ۲۲
- کراچی کے بنیادی حقائق (اعداد و شمار) ۲۵
- پسندیدہ اشعار ۲۶
- رپورٹ سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۲۷
- آگے قدم بڑھائے جا (اخبارِ مجالس) ۳۳
- قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں ۳۷
- حفاظتِ الٰہی (آخری صفحہ) ۴۰

اس کے علاوہ

- منظومات
- معلومات

اور بہت کچھ

پبلشر :- مبارک احمد خالد ـ پرنٹر : قاضی منیر احمد ـ مقام اشاعت :- دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ
مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ـ رجسٹرڈ نمبر :- ایل ۵۸۳۰ ـ کتابت : شیخ عبدالماجد، ربوہ

خُدائی یہی تو ہے

رئیس مدینہ حضرت سعد بن معاذ اور سردار مکّہ اُمیّہ بن خلف بڑے قریبی دوست تھے۔ حضرت سعد جب مکّہ جاتے تو اُمیّہ کے پاس ٹھہرتے۔ اور اُمیّہ شام جاتے ہوئے مدینہ سے گزرتا تو حضرت سعد کے ہاں قیام کرتا۔ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تھے کہ حضرت سعد نے نورِ حق کو پہچان لیا مگر اُمیّہ اس دولت سے محروم رہا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کے بعد حضرت سعدؓ ایک دفعہ مکّہ گئے اور حسب سابق اُمیّہ کے پاس ٹھہرے۔ جب انہوں نے عمرہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو اُمیّہ نے کہا ابھی ٹھہر جاؤ۔ دوپہر کو لوگ اپنے اپنے گھروں میں چلے جائیں گے اور حرم کعبہ کا علاقہ خالی ہو جائے گا تب چلیں گے۔ مگر دوپہر کو جب حضرت سعدؓ اُمیّہ کے ساتھ خانہ کعبہ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ابوجہل وہاں موجود ہے۔ اس نے حضرت سعد کو دیکھتے ہی کہا۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ تم امن سے کعبہ کا طواف کرو۔ حالانکہ تم نے صابیوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو کفارِ مکہ صابی یعنی بے دین کہا کرتے تھے) کو پناہ دے رکھی ہے اور ان کی اعانت اور نصرت پر کمربستہ ہو۔ اُمیّہ تمہارے ساتھ نہ ہوتا تو خدا کی قسم آج تم زندہ واپس نہ جاسکتے۔

حضرت سعدؓ نے بلند آواز سے فرمایا۔ تم مجھے روکو۔ پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے۔ میں تمہارا مدینہ کا تجارتی راستہ روک دوں گا۔

اس پر دونوں میں تلخ کلامی شروع ہوگئی اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ تو اُمیّہ نے حضرت سعدؓ سے کہا کہ ابوالحکم (ابوجہل) وادیٔ مکہ کا سردار ہے۔ اس کے سامنے اونچی آواز سے بات نہ کرو۔ مگر حضرت سعدؓ نے کوئی توجہ نہ دی اور جب اُمیّہ نے بار بار انہیں ٹوکا تو انہوں نے فرمایا:

اے اُمیّہ مجھے تیری کوئی پرواہ نہیں۔ میں نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابوجہل تیرا قاتل

ہے۔ اُمیہ نے حیرت سے پوچھا میرا قاتل؟

فرمایا ہاں تمہارا قاتل۔

یہ سنکر اُمیہ بولا۔ اللہ کی قسم۔ محمد جب کوئی بات کہتے ہیں تو وہ ہرگز جھوٹی نہیں ہوتی۔ اس واقعہ کے بعد اُمیہ جب اپنے گھر گیا اور بیوی کو سارا واقعہ سنایا تو اس نے بھی کہا کہ خدا کی قسم محمد کی بات جھوٹی ہرگز نہیں ہوتی۔

کچھ عرصہ بعد جب کفارِ مکہ ابوجہل کی سرکردگی میں جنگ بدر کے لیے روانہ ہونے لگے تو اُمیہ نے بڑی کوشش کی کہ وہ کسی طرح پیچھے رہ جائے۔ مگر ابوجہل نے اس سے کہا کہ تم اس وادی کے رؤساء میں سے ہو۔ اگر تم ساتھ نہ چلے تو باقی لوگ بھی کمزوری دکھائیں گے۔

ابوجہل نے جب بہت اصرار کیا تو اُمیہ اس شرط پر باہر نکلنے کے لیے تیار ہوگیا کہ اگر میں نے ذرہ بھی خطرہ محسوس کیا تو تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر مکہ واپس آجاؤں گا۔ اُمیہ نے گھر جاکر بیوی سے کہا کہ میرا سامانِ سفر تیار کرو تو اس کی بیوی نے پھر اسے حضرت سعدؓ کی پیشگوئی یاد دلا کر روکنے کی کوشش کی۔ مگر امیہ نے کہا کہ میں جلد ہی واپس آجاؤں گا۔ وہ بدر کے راستہ میں ہر منزل پر واپسی کے لیے تیار رہتا۔ مگر ابوجہل کے مجبور کرتے پر نہ چاہتے ہوئے بھی بدر کے میدان میں پہنچ گیا۔

آخر لشکر صف آراء ہوئے اور جنگ کے دوران اُمیہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ جبکہ ابوجہل معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس طرح ابوجہل خود بھی ہلاک ہوا اور اُمیہ کو بھی لے ڈوبا یوں خدا کے ایک برگزیدہ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پورے ہوئے اور خدا نے یہ ثابت کر دیا کہ

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ؛ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع و عسر و یُسر
تو ہی کرتا ہے کسی کو بے نوا یا بختیار
جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار
عزّت و ذلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہیں
تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور باد بہار

جواہر پارے

انسان تو اشرف المخلوقات ہے

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

"میاں حسین بیگ تاجر ایک شخص تھا اس کے پاس ایک کُتّا تھا وہ اسے کہہ جاتا کہ روٹی کو دیکھتا رہ تو وہ روٹی کی حفاظت کرتا۔ اسی طرح ایک بلّی کو سنا ہے کہ اسے بھی ایسے ہی سکھایا ہوا تھا۔ جب بعض لوگوں کو خبر ہوئی تو انہوں نے امتحان کرنا چاہا اور ایک کوٹھڑی کے اندر حلوہ دودھ اور گوشت وغیرہ ایسی چیزیں رکھ کر جس پر بلّی کو ضرور لالچ آوے اس بلّی کو چھوڑ کر دروازہ کو بند کر دیا کہ دیکھیں اب وہ ان اشیاء میں سے کھاتی ہے کہ نہیں پھر جب ایک دو دن کے بعد کھول کر دیکھا تو ہر ایک شئے اُسی طرح پڑی تھی اور بلّی مری ہوئی تھی اور اس نے کسی شئے کو ہلایا تک بھی نہ تھا۔ اس لیے اب شرم کرنی چاہئیے کہ انہوں نے حیوان ہو کر انسان کا حکم ایسا مانا اور یہ انسان ہو کر خدا تعالیٰ کے حکم کو نہیں مانتا۔ نفس کو تنبیہ کرنے کے واسطے ایسی ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں اور بہت سے وفادار کُتّے بھی موجود ہیں مگر افسوس اُس کے لیے کہ جو کُتّے جتنا مرتبہ بھی نہیں رکھتا تو بتلا دے کہ پھر وہ خدا سے کیا مانگتا ہے ؟ انسان کو تو خدا نے وہ قویٰ عطا کئے ہیں کہ اور کسی مخلوق کو عطا نہیں کئے۔ شر سے پرہیز کرنے میں تو بہائم بھی اس کے شریک ہیں۔ بعض گھوڑوں کو دیکھا ہے کہ چابک آقا کے ہاتھ سے گر پڑی تو منہ سے اُٹھا کر اُسے دیتے ہیں اور اس کے کہنے سے لیٹتے ہیں اور بیٹھتے ہیں اور اُٹھتے ہیں اور پوری اطاعت کرتے ہیں تو یہ انسان کا فخر نہیں ہو سکتا کہ چند گنے ہوئے گناہ ہاتھ پاؤں وغیرہ دیگر اعضاء کے جو ہیں ان سے بچا رہے۔ جو لوگ ایسے گناہ کرتے ہیں وہ تو بہائم سیرت ہیں جیسے کُتّے بلّیوں کا کام ہے کہ ذرا برتن ننگا دیکھا تو منہ ڈال لیا اور کوئی کھانے کی شئے ننگی دیکھی تو کھا لی۔ تو ایسے انسان کُتّے بلّی کے سے ہی ہوتے ہیں۔ انجام کار پکڑے جاتے ہیں جیلخانوں میں جاتے ہیں۔۔۔۔۔

تو اب یہ موقع ہے اور خدا تعالیٰ کی لہروں کے دن ہیں یعنی جیسے بعض زمانہ خدا کی رحمت کا ہوتا ہے اور اس میں لوگ قوت پاتے ہیں۔ ایسے ہی یہ وقت ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ بالکل دنیا کے کاروبار چھوڑ دیوے بلکہ ہمارا منشا یہ ہے کہ حدِ اعتدال تک کوشش کرے اور دنیا کو اس نیت سے کماوے کہ دین کی خادم ہو مگر یہ ہرگز روا نہیں ہے کہ اس میں ایسا انہماک ہو جاوے کہ دین کا پہلو بھول ہی جاوے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹۶، ۳۹۷)

یہ سال جماعت احمدیہ کیلئے غیر معمولی اہمیت کا سال ہے

لنڈن میں جلسہ یوم مصلح موعود کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ کا بصیرت افروز خطاب

پیشگوئی مصلح موعود پر ایک صدی گزرنے پر جماعت احمدیہ لنڈن نے مورخہ ۲۳ ؍ تبلیغ ۱۳۶۵ ہش بمطابق ۲۳ فروری ۱۹۸۶ء بروز اتوار بعد نماز عصر "محمود ہال" لنڈن میں ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد کیا۔ اس جلسہ میں لنڈن کی سات جماعتوں کے احباب نے کثرت کے ساتھ شرکت فرمائی۔ حضور بھی بنفسِ نفیس اس جلسہ میں تشریف لائے اور ایک گھنٹہ تک اردو میں خطاب فرمایا جس کا رواں انگریزی ترجمہ سنانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور حضرت اقدس بانی سلسلہ کی بابرکت نشانی لمبا کوٹ زیب تن کئے ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں ۱۹۸۶ء کی اہمیت بیان فرمائی اور بتایا کہ قمری لحاظ سے جماعتِ احمدیہ کے سو سال پورے ہو چکے ہیں اس لیے یہ سال ۱۹۸۶ء جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ نیز حضور نے فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعود کا لیکھرام کی مخالفت سے ایک گہرا تعلق تھا اور اب جب کہ جماعت احمدیہ دوسری صدی قمری میں داخل ہو رہی ہے اس کی مخالفت زوروں پر ہے اور یقیناً اس مخالفت کا نتیجہ بھی احمدیت کے غلبہ کی صورت میں ہی ظاہر ہو گا جو کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ ثبوت ہے حضور نے پیشگوئی مصلح موعود میں موجود صفاتِ حسنہ کو اپنانے اور اپنے اندر جاری و ساری رکھنے کی طرف احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی اور اسیرانِ راہ مولیٰ کی رہائی کے لیے دعاؤں کی تحریک فرمائی خدا تعالیٰ جلد اسیروں کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

حضور نے اپنے خطاب میں ۱۹۸۶ء کی غیر معمولی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"۱۹۸۶ء کا سال جس میں سے ہم گزر رہے ہیں ایک غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔ کئی پہلوؤں سے یہ سال باقی دوسرے سالوں سے نمایاں حیثیت رکھتا ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود (دین) کے احیائے نو کے لیے ایک بہت ہی عظیم الشان مقام رکھتی ہے اور قیامت تک اس کا فیض جاری رہے گا۔ یہ پیشگوئی ۱۸۸۶ء میں ۲۰ ؍ فروری کو شائع کی گئی تھی اسی لیے سبز اشتہار کے علاوہ یہ اشتہار ۲۰ فروری کے طور پر بھی معروف ہے اور ۲۰ فروری ۱۹۸۶ء کو یعنی تین دن پہلے اس پیشگوئی پر سو سال گزر چکے ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ۲۳ ؍ مارچ

۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی جبکہ لدھیانہ میں پہلی بیعت ہوئی اور قمری کیلنڈر کے لحاظ سے ۱۹۸۶ء میں پورے سو سال بن جاتے ہیں۔ پس یہ سال دو جہتوں سے جماعت احمدیہ کے لیے سو سالہ جشن کا سال بنتا ہے اگرچہ جماعت احمدیہ نے سو سالہ جشن منانے کا ۱۹۸۹ء میں فیصلہ کیا ہے لیکن قمری جہت سے اگر دیکھا جائے تو یہ سال بھی جماعت احمدیہ کے سو سالہ جشن ہی کا سال بنتا ہے اس پہلو سے ۲۰ رجب یکم اپریل کو واقع ہوگی اور یکم اپریل کو آغاز کے لحاظ سے جماعت کے پورے سو سال مکمل ہوں گے۔ ایک اور تیسری اہمیت بھی اس سال کو حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ تفسیر روح المعانی کے مصنف علامہ الوسی لکھتے ہیں کہ بعض اہل اسلام نے قرآن کریم کی ایک آیت سے ایک ایسا استنباط کیا ہے جس کی روح سے ساعت یعنی انقلاب کا دور ۱۴۰۷ ہجری میں واقع ہونا ہے وہ لکھتے ہیں کہ فھل ینظرون الا الساعۃ ان تاتیھم بغتۃ"۔ قرآن کریم کی اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا وہ اس کے سوا کسی اور چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ساعۃ یعنی عظیم انقلاب اچانک واقع ہو جائے وہ لکھتے ہیں کہ حساب کی رو سے بغتۃ" کے اعداد ۱۴۰۷ بنتے ہیں۔ اس پہلو سے یکم محرم ۱۹۸۶ء کو بغتۃ" کا سال شروع ہو جاتا ہے یعنی ۱۴۰۷ ہجری کا آغاز بھی ۱۹۸۶ء میں ہو رہا ہے اور آغاز کے چند مہینے اس سال کے ساتھ مطابقت کھاتے ہیں۔ اب یہ تین پہلو ایسے ہیں جو روزمرہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ یہ واقعہ کہ جماعت احمدیہ پر سو سال اور مصلح موعود کی پیشگوئی پر سو سال ایک ہی سال میں پورے ہو جائیں، یہ حساب کی رو سے آپ دیکھیں تو ہزاروں سال میں پورا ہونے والی بات ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کے لیے یہ سال غیر معمولی اہمیت کا سال ہے۔"

راہِ مولیٰ کے اسیروں کے لیے دُعا کی تحریک کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"مصلح موعود کی پیشگوئی میں ایک خوشخبری یہ بھی تھی کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ پیشگوئی پہلے بھی پوری ہو چکی ہے اور اس میں شک نہیں کہ حضرت مصلح موعود بہت سے مظلوم اسیروں کی رستگاری کا موجب بنے لیکن آج اس دور میں کچھ ایسے اسیر بھی ہیں جو خالصتاً اسیرانِ راہ مولیٰ ہیں۔

وہ کسی سیاست کے نتیجے میں اسیری کے دن نہیں کاٹ رہے۔ وہ کسی اپنی کمزوری یا اپنے گناہوں یا شامتِ اعمال کے نتیجہ میں قید و بند کی صعوبتیں نہیں دیکھ رہے۔ محض للہ اور محض اس لیے کہ انہوں نے خدا کی طرف سے ایک آنے والے کی آواز پر لبیک کہا وہ اسیر بنائے گئے اور طرح طرح کے دکھوں کا نشانہ بنائے گئے۔ پس اپنے رب کے حضور روتے ہوئے یہ دُعا کریں کہ اے اللہ! اس پیشگوئی مصلح موعود کے صدقے ہی اس سو سال کے جشن کو دکھاتے ہوئے ہمیں وہ دن دکھا کہ ہم اپنے پیاروں کی آزادی کے دن بھی دیکھیں جو تیری راہ میں قید و بند کی صعوبتوں کا شکار بنائے گئے ہیں۔ انکو آزاد پھرتے ہوئے دیکھ کر ہماری آنکھوں کو طراوت حاصل ہو۔ اے خدا! اپنی رحمت سے وہ ساری زنجیریں توڑ دے جن میں احمدیوں کو کسی نہ کسی رنگ میں بھی جکڑا گیا ہے۔ وہ ساری پابندیاں دُور فرما دے جن پابندیوں کو احمدیت کی روحانی ترقیوں کے روکنے کی خاطر عائد کیا گیا ہے۔ یہ وہ اسیر ہیں جو تیری راہ میں ظاہری طور پر بھی اسیر بنائے گئے اور قانون کے شکنجوں میں جکڑ کر بھی اسیر بنائے گئے جو آج تیرے وعدوں کے منتظر، تیری رحمت کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ اے خدا! ان ساری زنجیروں کو توڑ کر پاش پاش کر دے۔"

بدخواہ نگاہیں گھات میں ہیں منزل بھی صدائیں دیتی ہے

حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے خطبات

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲ مئی ۱۹۸۶ء

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۵ اور البقرہ کی آیت نمبر ۱۱۰ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ ان دونوں آیات میں حسد کا ذکر ملتا ہے حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم سے دو قسموں کے حسد کا پتہ چلتا ہے ایک اندرونی طور پر یعنی مومنوں کے معاشرہ پر حسد خفیہ طور پر حملہ کرتا ہے اور اکثر برائیاں جو معاشرہ میں ہیں وہ حسد کے ساتھ پیوستہ ہوتی ہیں اور حسد کا دوسرا حملہ بیرونی طور پر مومنوں کی جماعت پر ہوتا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ سوسائٹی میں سے کسی پر فضل فرماتا ہے تو لوگ اس بناء پر ان سے حسد شروع کر دیتے ہیں کہ خدا نے ان کو اپنے فضل کے لیے چن لیا ہے لیکن ان کا یہ حسد ان لوگوں کی ترقی پر ذرہ بھر بھی اثر انداز نہیں ہوتا جن کو خدا نے اپنے فضل سے چن لیا ہو۔

حسداً من عند انفسھم کی تفسیر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ الفاظ کہہ کر مومنوں کی معصومیت کا اظہار کیا گیا ہے اور ان کو کلیتہً بری الذمہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ مومنوں کی طرف سے کوئی بھی ایسی حرکت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے دشمن ان پر حسد شروع کرے اور نہ مومن ان سے حسد کرتے ہیں محض یکطرفہ معاملہ ہے اسی طرح من عند انفسھم سے مومنوں اور کفار کی تبلیغ کا فرق بھی واضح ہو جاتا ہے کہ کفار کی تبلیغ کے پیچھے جذبہ حسد و بغض کار فرما ہوتا ہے اور جب کافر مومن کو تبلیغ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہماری ملت میں لوٹ آؤ اور اس طرح فتنۂ ارتداد کے نام پر جو فساد پیدا کیا جاتا ہے کہ مرتدین کو واپس لاؤ نہیں تو قتل کرو اس کے پیچھے کوئی فلاح یا محبت مدنظر نہیں ہوتی بلکہ اس کی بناء محض حسد پر ہے لیکن مومن کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ خدا کے فضل دشمن پر نازل ہو رہے ہیں یا نہیں بلکہ اس کی تو بس یہی لگن اور آرزو ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ بنی نوع انسان کو ہلاکت و ظلم کی راہ سے بچالے اور اس جذبے میں محبت اور فدائیت کارفرما ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حسد کے مقابلہ میں مومن کو حسد کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ فاعفوا واصفحوا یعنی درگذر اور عفو کا طریق اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حسد کی عمومی تصویر کے پیش نظر جو قرآن کریم میں ہمیں ملتی ہے میں جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ بیرونی حاسد سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے ضروری ہے کہ اندرونی طور پر حسد کا قلع قمع کریں۔ کیونکہ حاسدوں سے بچانے کی شرط یہ رکھدی کہ فاعفوا واصفحوا یعنی تم میں حسد کے بالمقابل صفات ہونی ضروری ہیں اس کے بعد خدا نے یہ وعدہ کیا کہ خدا تمہیں غلبہ عطا کرے گا۔ آج کے دور میں جماعت کو پہلے سے بڑھ کر اس بات کی ضرورت ہے کہ

وہ حسد سے ہر رنگ میں بچیں اور ان محرکات کو اختیار کریں جو تقویٰ کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۹ رمئی ۸۶ء

حضور نے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۸۶ اور ۱۸۷ کی تلاوت فرمائی اور بتایا کہ اُنزل فیہ کے متعلق مفسرین نے یہ مراد لی ہے کہ قرآن کریم کا آغاز رمضان المبارک کے مہینے میں شروع ہوا اور دوسرے یہ بھی کہ جبرائیل ہر رمضان میں قرآن کریم کی دھرائی کرواتے تھے۔ آیت نمبر ۱۸۷ کی تفسیر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے متعلق ایک دقت محسوس کی گئی ہے کہ ہر دُعا تو قبول نہیں ہوتی اور بہت سے پکارنے والے ایسے بھی ہیں جو جنگلوں میں شہروں میں ویرانوں میں اپنی دانست میں خدا کو پکارتے رہے اور کوئی جواب نہ پاکر بالآخر دہریہ ہوگئے۔ جب یہ صورت ہے تو اس کا مطلب کیا ہے کہ "جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو مَیں اس کا جواب دیتا ہوں۔"

حضور نے فرمایا اس کا ایک حل یہ پیش کیا گیا ہے کہ یہ آیت ابھی جاری ہے اور آیت کے اس ٹکڑے کو آیت کے دوسرے حصے "فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون" سے ملاکر پڑھیں تو تب سمجھ آوے گی حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فلیستجیبوا میں شرط کا مفہوم پایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میری باتوں کو سنو اور میری باتوں کا جواب دو اگر تم جواب نہیں دیتے یا مَیں تمہیں پکارتا ہوں تو تم لبیک نہیں کہتے میں تمہیں ہدایت کے رستوں پر چلنے کا حکم دیتا ہوں اور تم منہ پھیر کر دوسری طرف چلے جاتے ہو تو پھر مجھ سے کیوں توقع رکھتے ہو کہ جب تمہیں ضرورت پڑے تو مَیں جواب دوں۔ حضور نے فرمایا میرے نزدیک فلیستجیبوا لی میں خدا تعالیٰ کی شان رحمت اور شانِ کریمی اتنی وسیع ہے کہ اگر ہر بات میں اس کی اطاعت نہ بھی کی جائے تب بھی بعض اوقات ایک نیکی کی وجہ سے قبولیت دُعا کا فیض انسان کو پہنچ سکتا ہے اور پہنچتا رہتا ہے ورنہ کروڑہا بندے جو گناہوں میں ملوث رہتے ہیں ان کی تو ایک بھی دعا قبول نہیں ہونی چاہیئے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کی قبولیت کے بارہ میں مایوسی کی ضرورت نہیں لیکن ادنیٰ پہ راضی نہ رہو۔ جتنا زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اٰمنّا وصدقنا، سمعنا واطعنا کہتے ہوئے حاضر رہیں گے اتنا ہی زیادہ ہماری دُعاؤں میں قبولیت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ حضور نے فرمایا یہی حال قریب کا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تو بہر حال قریب ہوں اگر تمہاری بات نہیں مانی جاتی تو تم بعید ہو تمہیں اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ واذا سألک عبادی عنّی فانّی قریب کی تفسیر میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یہ نکتہ ہمیں بتایا ہے کہ اس کا بنیادی اور حقیقی معنی یہ ہے کہ تم خدا سے خدا کو مانگو اس کی تمنا کرو اسے چاہو تو پھر دیکھو گے کہ وہ تمہارے کتنا قریب ہے اور تمہیں جتنی تمنا ہوگی اتنا ہی زیادہ خدا کو قریب محسوس کرو گے اگر خدا سے خدا کو مانگ لو گے تو سب کچھ مانگ لو گے۔ حضور نے فرمایا پس اس رمضان مبارک میں سب دعاؤں سے بڑھ کر اس دُعا کو اہمیت دیں کہ ہمیں خدا وہ استجابت بخشے جس کے نتیجے میں وہ دُعائیں قبول فرماتا ہے حضور نے ایک اہم دُعا ربّنا ھب لنا من ازواجنا وذرّیتنا قرّۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ میں تمام احمدی

گھرانوں کو اس دعا کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ دعا عورتوں اور مردوں کے لیے ہے اس سے ایسے مسائل بھی حل ہو جاتے ہیں جن کا بظاہر کوئی حل نظر نہیں آتا۔

حضور نے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے تمام بنی نوع انسان، عالمِ اسلام، عالمِ احمدیت۔ واقفین زندگی اور ان کے عزیز و اقارب، خادمانِ احمدیت، داعیانِ الی اللہ، جانی و مالی قربانی کرنے والے اسیرانِ راہِ مولیٰ اور وہ لوگ جو حقوق سے محروم کئے گئے۔ بیوگان اور یتامیٰ۔ ہر قسم کے مریضوں اور بے روزگاروں کے لیے اس رمضان میں دُعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور پاکستان کے حالات کے پیش نظر احمدیت کے لیے خصوصیت کے ساتھ دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

●●●

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے فرمایا:

"مجھ سے یہ اُمید مت رکھو کہ میں ایمان پر دنیا کو مقدم رکھ لوں اور کیوں کر ہو سکتا ہے کہ جس کو میں نے خوب شناخت کر لیا ہے اور ہر ایک طرح سے تسلّی کر لی ہے اپنی موت کے خوف سے انکار کر دوں یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہوگا۔۔۔۔ میں جان چھوڑنے کیلئے تیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں مگر حق میرے ساتھ جائیگا"

دُنیا کی آٹھ بڑی زبانیں

نمبر شمار	زبان	کتنے ملکوں میں بولی یا سمجھی جاتی ہے	کتنے افراد بول یا سمجھ سکتے ہیں
۱	انگریزی	۳۲ ممالک	۱۶۰ کروڑ
۲	چینی	۴ "	۱۲۰ "
۳	اُردو	۳ "	۸۰ "
۴	روسی	۱۰ "	۴۰ "
۵	ہسپانوی	۱۹ "	۲۸ "
۶	عربی	۲۰ "	۲۱ "
۷	فرانسیسی	۲۷ "	۱۸ "
۸	پرتگیزی	۵ "	۱۷ "

یہ وہ عہد ہے جو تمام جماعتِ احمدیہ نے جون ۱۹۸۲ء میں قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر کے ہاتھ پر کیا اور اسے ہر لحظہ پیشِ نظر رہنا چاہیئے۔ حضور نے منصبِ امامت پر فائز ہونے کے بعد ۱۱ جون ۱۹۸۲ء کو اپنے پہلے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ آپ ان الفاظ میں اپنے امام کے ساتھ اظہارِ وفاداری کریں اور کہیں

"اے آنے والے! ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہوں کے چراغ بجھاتے ہیں اور تقویٰ کے چراغ روشن کرتے ہیں اور تجھے اس دل میں اُترنے کی دعوت دیتے ہیں جس دل میں اللہ کے تقویٰ کی مشعلیں روشن ہو رہی ہیں۔ اور ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامِ شریعت کی کوشش میں جو اللہ کے فضل کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی۔ دُعائیں کرتے ہوئے ہم تیری مدد کریں گے۔ کیونکہ کوئی ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ ہم ایک وجود کی طرح، ایک ایسے وجود کی طرح کہ (قدرتِ ثانیہ) اور جماعت الگ الگ نہ رہیں۔ ایک دھڑکتے ہوئے دل کی طرح۔ ایک ہاتھ کی طرح اُٹھتے اور گرتے ہوئے ایک قدم کی طرح بڑھتے ہوئے ہم تمام نیک کاموں میں تیرے ساتھ تعاون کریں گے اور کوشش کریں گے کہ جگہ جگہ خدا کی عبادت کے معیار بلند ہو جائیں (خدا کے گھر) پہلے سے زیادہ آباد نظر آنے لگیں۔ اللہ کی یاد سے دل زیادہ روشن اور پُرنور ہو جائیں۔ جھگڑے اور فساد مٹ جائیں اور ان کا کوئی نشان باقی نہ رہے ایک کامل اخوت اور محبت کا وہ نظارہ نظر آئے جو اس دُنیا کی جنت کہلا سکتی ہے اور وہ قائم ہونے کے بعد حقیقت میں اگلی دُنیا کی جنت کی خوابیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ احمدیہ) کے پیغام کو جاری و ساری رکھیں۔ زندہ رکھیں۔ جو کمزوریاں پیدا ہو چکی ہیں ان کو دُور کرنے کی کوشش کریں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسی نیکیاں عطا ہوں کہ ہم ہر روز نیکیوں کے نئے پھل کھاتے والے ہیں۔"
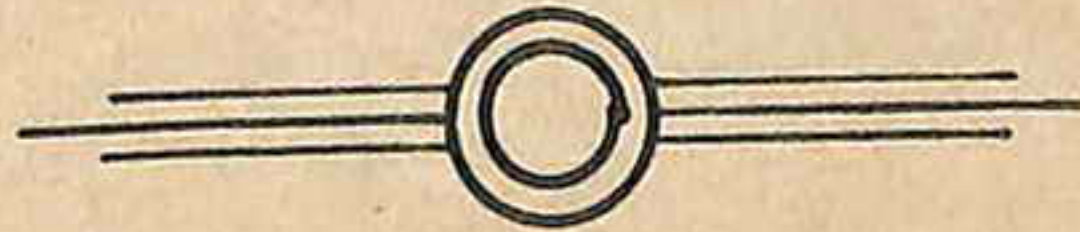
غلبۂ دین کو قریب تر لانے والی آسمانی تدابیر

قدرتِ ثانیہ کے چوتھے دَور کی بابرکت تحریکات

ایڈیٹر

قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۰ رجون ۸۲ء کو منصبِ امامت پر متمکن ہوئے گزشتہ ۴ سال کے عرصہ میں حضور نے جماعت احمدیہ کے اخلاقی اور روحانی معیار کو بلند کرنے اور احمدیت کے پیغام کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لیے بہت سی تحریکات جاری فرمائی ہیں۔ ان میں وہ تحریکات بھی شامل ہیں جو عالمگیر ہیں اور وہ بھی جو کسی خاص ملک تک محدود ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ان تحریکات کا حضور کی زبان مبارک سے ذکر کیا گیا ہے جو تمام دنیا کے احمدیوں پر حاوی ہیں۔

ان تمام تحریکات پر جماعت نے بڑھ چڑھ کر لبیک کہا ہے اور ہر ایک تحریک خدا تعالیٰ کے فضل سے خوب پھل پھول رہی ہے۔ ان کی ترقی اور ان کے نتیجے میں رونما ہونے والے عظیم الشان انقلابات گو ابھی عام دنیا کی نظر سے مخفی ہیں۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ تحریکات احمدیت کی زندگی، اس کی توانائی اور اس کے عروج کے ساتھ بہت گہرا پیوند رکھتی ہیں اور ایک دن کل عالم ان کی عظمت کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گا۔ کیونکہ ان کی ابتداء بھی خدا کی طرف سے ہے اور انتہا بھی خدا کی طرف ہے۔

بیوت الحمد سکیم

حضور نے ۱۰ ستمبر ۸۲ء کو سپین میں سات سو سال بعد اللہ کے پہلے گھر البیت البشارت کا افتتاح فرمایا۔ جو جماعت کے لیے انتہائی مسرت اور خوشی کا موقع تھا اور خدا تعالیٰ کی بے انتہاء حمد کی گئی۔ حضور نے پاکستان واپسی پر ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حمد باری تعالیٰ کو عملی شکل میں ڈھالنے کے لیے بیوت الحمد سکیم کا اعلان کیا۔ یہ آپ کے دورِ امامت کی پہلی مالی تحریک ہے۔ حضور نے فرمایا۔

"ساری دنیا میں جماعت احمدیہ اللہ کی حمد کے ترانے گا رہی ہے اور سب دُنیا پر یہ حقیقت واضح کر رہی ہے کہ (بیت) بشارت کی تعمیر کی جو تاریخ ساز سعادت ہمیں نصیب ہوئی۔ یہ محض ہمارے رب کی رحمانیت اور رحیمیت کے طفیل ہے اُس نے ہمیں اس مہم کا آغاز کرنے کی توفیق بخشی اور اسی نے تکمیل کے مراحل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی یعنی جو کچھ بھی ہم نے

کیا محض اس کی رحمانیت اور رحیمیت کے عظیم فضلوں کے تابع کیا ہمارے دل بھی اس ولولہ کو اور رحمٰن اور رحیم خدا کے احسانات کو بڑی شدت سے محسوس کر رہے ہیں اور اس کے احسانات کا تصور دل میں محبت کے طوفان اُٹھا رہا ہے اور ہر احمدی کا دل پہلے سے بڑھکر رحمٰن اور رحیم خدا کی محبت کا جوش محسوس کرتا ہے میں نے سوچا کہ حمد کی یہ دو شرطیں تو ہم نے پوری کر دیں تیسری شرط کسی طرح پوری کریں یعنی اعمال میں اس حمد کو کس طرح جاری کریں ..... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے مضامین مجھ پر روشن فرمائے جن کے نتیجہ میں یورپ میں بھی بعض اقدامات کئے گئے اور یہاں آکر بھی اُن اقدامات کو آگے بڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے اس سلسلہ میں مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا مضمون بھی سمجھایا جس کا اب میں یہاں اعلان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ کا گھر بنانے کے شکرانے کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے اس طرح یہ حمد کی عملی شکل ہوگی جو ہم اختیار کریں گے اور اپنے اعمال سے گواہی دیں گے کہ ہاں واقعۃً ہم اللہ کی اس رضا پر بہت راضی ہیں کہ اس نے ہمیں اپنا گھر بنانے کی توفیق بخشی پس ہم اُس کے غریب بندوں کے گھروں کی تعمیر کی طرف توجہ کر کے اس کے عظیم احسان کا عملی اظہار کریں گے"

"ہمارا فرض اور حق ہے کہ ان کے لیے کچھ نہ کچھ کریں جتنی توفیق ہے تھوڑی ہی کریں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حمد کا عملی صورت میں ایک یہ اظہار بھی کریں کہ ہم اس کے بندوں کے گھروں کی طرف کچھ توجہ دے رہے ہیں ویسے تو یہ اتنی بڑی ضرورت ہے کہ دُنیا کی بڑی بڑی حکومتیں بھی اس کو پورا نہیں کر سکتیں مگر مجھے اللہ کے فضل سے توقع ہے کہ چونکہ جماعت احمدیہ اس زمانہ میں وہ واحد جماعت ہوگی جو محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر یہ کام شروع کرے گی اسلئے اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیگا اور کروڑوں روپوں کے مقابل پر ہمارے چند روپوں میں زیادہ برکت پڑ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں جماعت کے غرباء کا ایمان بھی ترقی کرے گا اور اللہ کے فضل بھی ان پر نازل ہوں گے"

تحریکِ جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی تحریک

۵ نومبر ۸۲ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ میں حضور نے تحریکِ جدید کے پس منظر پر بہت دلنشیں انداز میں روشنی ڈالی اور فرمایا کہ تحریک جدید کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا اور آغاز میں اس میں شامل ہونے والے احمدی دفتر اول میں شمار کئے گئے پھر فرمایا:

"دفتر اول دس سال تک بلا شرکت غیر جاری رہا۔ یعنی ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک کوئی اور دفتر اس کا رقیب نہیں تھا۔ جو لوگ بعد میں شامل ہوئے وہ بھی اسی دفتر میں شامل ہوتے تھے لیکن ۱۹۴۴ء میں ایک نئے دفتر کا آغاز ہوا جسے دفتر دوم کہا

جاتا ہے۔ دفتر دوم کے جاری ہونے کے بعد دفتر اول میں داخلے کے رستے بند ہو گئے اور نکلنے کے رستے جاری رہے یعنی پانچ ہزار یا اس سے کچھ زائد چندہ دہندگان جو دفتر اول میں شامل تھے ان کو اللہ کی تقدیر بلاتی رہی۔۔۔۔

اور آج ان میں سے صرف دو ہزار زندہ باقی ہیں جنہوں نے دفتر اول میں حصہ لیا تھا۔۔۔۔ میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ (احمدیت) کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے۔ اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں۔ اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں"

دفتر دوم کا آغاز ۱۹۴۴ء میں ہوا اور دفتر اول میں داخلے کے رستے بند ہو جانے کے بعد اکیس سال تک یہ دفتر جماعت کے چندہ دہندگان حاصل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ۱۹۶۵ء میں اس دفتر کو بھی بند کر دیا گیا اور دفتر سوم کا آغاز ہوا۔ حضور نے دفتر دوم کو زندہ رکھنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ دوست اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لیے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں"

حضور نے دفتر سوم کی خاطر خصوصی جدوجہد کا کام لجنہ اماء اللہ کے سپرد کرنے کا اعلان فرمایا۔ جیسا کہ اس سے پہلے دفتر اول مجلس خدام الاحمدیہ اور دفتر دوم مجلس انصاراللہ کی خصوصی تحویل میں تھے۔

تحریک جدید کے دفتر چہارم کا اجراء

۲۵ راکتوبر ۱۹۸۵ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان کیا اور پھر فرمایا:-

"دفتر سوئم پر بیس سال گزر چکے ہیں اور اب وقت آ گیا ہے کہ ہم دفتر چہارم کا اعلان کریں۔۔۔ خاص طور پر پاکستان سے باہر ابھی بہت گنجائش ہے تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد بڑھانے کی اس لیے آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ، اس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق دفتر چہارم کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ آئندہ سے جو بھی نیا چندہ دہندہ تحریک میں شامل ہو گا وہ دفتر چہارم میں شامل ہو گا اور باہر کی دنیا میں خصوصیت کے ساتھ۔ بچوں کو نئے احمدیوں کو، نئے بالغ ہونے والوں کو اس میں شامل کریں۔ بہت معمولی قربانی کے ساتھ ایک بہت عظیم الشان اعزاز آپ کو نصیب ہو جائے گا"

وقفِ جدید کی تحریک کو ساری دنیا تک وسیع کرنے کا اعلان

۲۷ دسمبر ۱۹۸۵ء کو حضور نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے وقفِ جدید کے نئے مالی یعنی ۲۹ ویں سال کا اعلان فرمایا۔ حضور نے وقف جدید کی دینی خدمات خاص طور پر ہندوستان کی وقفِ جدید کے شیریں ثمرات کا بہت احسن رنگ میں تذکرہ فرمایا۔ اور پھر ہندوستان اور پاکستان میں وقف جدید کے پھیلتے اور بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر وقف جدید کی تحریک کو ساری دنیا تک وسیع کرنے کا اعلان کیا۔ حضور نے فرمایا:

"اس غرض سے کہ ہندوستان میں وقفِ جدید کی تحریک کو مضبوط کیا جائے اور اس غرض سے کہ پاکستان میں بھی جہاں کام پھیل رہا ہے اور نئی ضرورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کام کو تقویت دی جائے۔ میں اس سال وقف جدید کی مالی تحریک کو پاکستان اور ہندوستان میں محدود رکھنے کی بجائے ساری دنیا میں وسیع کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس سے پہلے وقفِ جدید صرف پاکستان تک محدود تھی اور باہر سے اگر کوئی شوقیہ چندہ دینا چاہے تو اس سے لے لیا جاتا تھا، لیکن کبھی تحریک نہیں کی گئی۔۔۔۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر باہر کی دنیا کو موقعہ ملے تو ایک عظیم الشان وقت کی ضرورت ہے جسے پورا کرنے کی توفیق ملے گی اور دوسرے یہ کہ کوئی وجہ نہیں کہ باہر کے احمدی پاکستان اور ہندوستان کی دینی خدمتوں سے محروم رہیں۔ جبکہ ہندوستان اور پاکستان کے احمدی کبھی بھی بیرونی خدمتوں سے محروم نہیں رہے، بلکہ ساری دنیا میں جو احمدیت خدا کے فضل سے قائم ہوئی ہے اس میں سب سے بڑا کردار، سب سے نمایاں کردار پہلے ہندوستان کے احمدیوں نے اور پھر ہندوستان اور پاکستان کے احمدیوں نے ادا کیا تو باقی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کو بھی یہ طلب ہونی چاہیئے طبعاً کہ ہم کیوں ان علاقوں کی خدمت سے محروم رہ جائیں جنہوں نے ایک زمانے میں عظیم الشان قربانیاں کر کے ساری دنیا میں (احمدیت) کا بول بالا کیا ہے۔ اس قدرتی جذبے کا بھی تقاضا یہی ہے کہ ان تحریکوں کو ساری دنیا میں پھیلا دیا جائے۔ اور ہے بہت معمولی رقم مثلاً انگلستان کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ ایک پونڈ فی آدمی دینا سال بھر کے لیے کوئی مشکل کام نہیں اور یہ جو کم سے کم معیار ہے اس میں بچے ایک ایک پونڈ دے کر شامل ہو سکتے ہیں اور بڑے اپنے شوق سے اس میں زیادہ دے سکتے ہیں۔۔۔

میں امید کرتا ہوں کہ ایک پونڈ والے تو بکثرت انشاء اللہ تعالیٰ باہر کی جماعتوں میں پیدا ہو جائیں گے اور ایسے خاندان بھی ہو سکتے ہیں جو اپنے ہر بچے کو اس تحریک میں شامل کر لیں اور جن ملکوں میں پونڈ کرنسی رائج نہیں ہے وہ اپنے حالات دیکھ کر کوئی تخمینہ لگا کر پونڈ کے لگ بھگ کوئی رقم مقرر کر سکتے ہیں۔۔۔۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے اس میں کہ تعداد زیادہ ہو۔ کثرت کے ساتھ احمدی بچے، عورتیں بوڑھے اس میں شامل ہوں اور رقم اتنی رہے عام چندے کے لحاظ سے کہ خاندانوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔"

دو نئے یورپین مراکز کی تحریک

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۸ رمئی ۱۹۸۴ء اشاعت احمدیت کے لیے ایک وسیع اور جامع پروگرام کا

اعلان فرمایا۔ جو بدلتے ہوئے تقاضوں سے ہم آہنگ تھا پھر ان مقاصد کو پورا کرنے کے لیے دو یورپین مراکز کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"ان اغراض کو پورا کرنے کے لیے ایک بہت بڑے ایسے COMPLEX کی ضرورت اور ایک جگہ نہیں۔ کئی جگہ ہے جن ملکوں میں ہم ایسی تعمیرات کریں ایسے بڑے بڑے مشن قائم کریں جن میں ان ساری چیزوں کے لیے سامان مہیا ہوں۔ اور پھر مختلف ملکوں کے سپرد ہم مختلف کام کر دیں ---- اس غرض کے لیے امریکہ میں پہلے سے میری سکیم یہ تھی کہ پانچ بڑے مراکز قائم کئے جائیں اس کے لیے جماعت امریکہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسعتِ قلبی سے قربانی کا مظاہرہ کیا ہے۔"

"دو نئے مراکز یورپ کے لیے بنانے کا پروگرام ہے ایک انگلستان میں اور ایک جرمنی میں۔ انگلستان کو یورپ میں ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔ اس لیے انگلستان میں بہر حال بہت بڑا مشن چاہیئے ..... اور ایک جرمنی میں کیونکہ جرمنی کی جماعت بہت مخلص ہے۔ دعوت الی اللہ میں دن رات منہمک ہے۔"

ابتداء میں اس تحریک میں صرف یورپین ممالک کے احمدی حصہ لے سکتے تھے۔ مگر ۲۹ جون کو حضور نے اس کو عام کرنے کا اعلان فرمادیا۔

☆

نستعلیق کتابت کے کمپیوٹر کے لیے تحریک

۱۲ جولائی ۱۹۸۵ء کو بیت الفضل لنڈن میں خطبہ جمعہ کے دوران حضور نے لٹریچر کی طباعت اور اشاعت کا ذکر کرتے ہوئے یہ اہم تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی اشاعتی ضروریات کے پیشِ نظر ایک بڑی دقت کتابت کی ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ کمپیوٹر کی ایک کمپنی نے نوری نستعلیق خط کا کمپیوٹر پریس تیار کر لیا ہے۔ جس میں دوسری زبانیں بھی داخل کی جا سکتی ہیں۔ حضور نے اس کے متعلق فرمایا۔

"گو مشین کی قیمت زیادہ ہے یعنی صرف اردو نستعلیق کے لیے اگر اس کو مکمل حالت میں لیں تو ایک لاکھ پونڈ خرچ آئے گا، لیکن جو ضرورتیں ہیں اس کے مقابل پر ایک لاکھ کی حیثیت ہی کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح باقی اہم زبانیں بھی اگر ہم اس میں داخل کریں جو ضروری ہیں اور ہمیں لازماً لینی پڑیں گی تو ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ تک صرف پریس کا خرچ ہے اس کے علاوہ اس پر ماہانہ اخراجات بھی اٹھیں گے گے۔ کیونکہ یہ بہت ہی COMPLEX یعنی باریک الجھی ہوئی مشین ہے جسے ہر آدمی آسانی سے سمجھ نہیں سکتا۔ بہر حال ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ کی میں سرِ دست تحریک کرتا ہوں۔

☆

سیدنا بلال فنڈ

۲۴ مارچ ۸۶ء کو حضور نے بیت الفضل لنڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے راہِ حق میں جانی قربانی کے لیے تیار رہنے والے پُرعزم احمدیوں کا بڑی محبت اور درد سے تذکرہ کیا اور پھر فرمایا:

"یہ ایک زندہ جماعت ہے اور ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے ...... الٰہی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے اور اتنی واضح، اتنی کھلی حقیقت ہر ایک کے پیش نظر رہے کہ ہم بطور جماعت کے زندہ ہیں اور بطور جماعت کے ہمارے سب دُکھ اجتماعی حیثیت رکھتے ہیں۔"

حضور نے فرمایا کہ بعض دوستوں کی طرف سے یہ اصرار ہوتا رہا ہے کہ راہ حق میں جان دینے والوں کے لیے ایک مستقل فنڈ اکٹھا ہونا چاہیئے۔ پہلے تو میری طبیعت میں تردد رہا مگر اب مجھے اس بارہ میں شرح صدر ہوگیا ہے۔ حضور نے فرمایا:

"یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اس بات کو اعزاز سمجھے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہیئے تھی اتنی نہیں تو ایک بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے ...... پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے۔ ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ نہ دے۔"

"یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشتِ طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اُٹھ رہی ہو۔ یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ پھر خواہ کسی کو آنہ دینے کی بھی توفیق ہو تو وہ بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔"

توسیع مکان بھارت فنڈ

۲۸ مارچ ۱۹۸۶ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

"ہندوستان کی جماعتوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے اور اموال کے لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر رنگ میں برکت نصیب ہوئی ہے اس کے باوجود ہندوستان کی جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوئی ..... اب جماعت کی طرف سے جو فوری ضروریات سامنے آئی ہیں ان میں کچھ تو مقاماتِ مقدسہ کی ضروری مرمتیں ہیں ...... اس کے علاوہ دہلی میں جماعت کا شاندار مرکز بننے والا ہے۔ کانپور میں جماعت کو مرکز کی ضرورت ہے اور بھی بہت سی ضرورتیں ہیں۔ میں نے جو اندازہ لگایا ہے میرے خیال میں چالیس پچاس لاکھ روپے تک کی ضرورت ہے مگر مَیں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کو واپس اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بیرونِ ہندوستان عام تحریک نہ

کی جائے۔ اس لیے اس تحریک کی جو میں کرنے لگا ہوں دو تین صورتیں ہیں۔ جن کو ملحوظ رکھ کر جن لوگوں کو قربانی کرنی ہے۔ قربانی پیش کریں۔ ایک تو یہ کہ ہندوستان کی جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں اور گزشتہ کوتاہیوں اور غفلتوں سے معافی مانگیں اور قربانی کے معیار میں دنیا کی باقی جماعتوں کے ساتھ چلنے کا عزم کرلیں۔ اگر وہ عزم کریں گے اور دعا کریں تو اللہ تعالیٰ توفیق بھی عطا فرما دے گا۔ اور میں جانتا ہوں کہ ہندوستان کی جماعتوں کو یہ توفیق ہے اگر چاہیں تو بہت آسانی کے ساتھ یہ معمولی رقم پوری کر سکتی ہیں"۔

"دوسرے درجہ پر وہ لوگ ہیں جو ہندوستان کی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن باہر چلے گئے ہیں ۔۔۔۔ اگر یہ سارے چاہیں تو چالیس لاکھ کیا سارے چندوں کے علاوہ بھی کروڑوں روپیہ پیش کر سکتے ہیں ۔۔۔۔ میں اپیل کرتا ہوں ان ہندوستانی نژاد احمدیوں سے کہ وہ اس مالی قربانی میں آگے آئیں اور ہندوستان کی ساری ضرورتیں پوری کریں۔

اور تیسرے درجہ پر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر کوئی انفرادی طور پر اپنا یہ حق جتلائے (جماعتی تحریک نہیں ہو گی) کہ قادیان کا تعلق ساری دنیا کی جماعتوں سے ہے۔ ہمیں بھی تعلق ہے ہم اپنے دل کے جذبے سے مجبور ہو کر انفرادی طور پر یہ حق مانگتے ہیں کہ ہمیں شامل کر لیا جائے تو ایسے شخص کی قربانی کو ردّ نہیں کیا جائے گا۔

کسی جماعت کو یہ حق نہیں کہ وہ یہ سمجھے کہ چونکہ عام تحریک نہیں کی گئی تھی اس لیے ان سے قبول نہیں کرنا۔ ان تین اصولوں کے تابع میں اس تحریک کا اعلان کرتا ہوں کہ ہندوستان کی ضرورتوں اور فوری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے جماعت کو چالیس لاکھ روپیہ اکٹھا کرنا چاہیئے"۔

عید کے موقع پر غرباء کے ساتھ سُکھ بانٹنے کی تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عید منانے کے انداز میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کرنے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ۱۲ رجولائی ۱۹۸۳ء کو حضور نے خطبہ عید الفطر میں فرمایا کہ جو لوگ عید کی لذتوں سے محروم رہتے ہیں اس کی وجہ ان کی عید کی حقیقت سے ناواقفیت ہے۔ عید الفطر دراصل شجر رمضان کا ایک شیریں پھل ہے۔ رمضان کے دو بڑے گہرے سبق ہیں۔ عبادت الٰہی اور بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی۔ پس عید کا حقیقی سرور حاصل کرنا ہے تو عبادت پر زور دیں اور دوسرے غرباء کے دُکھ میں شریک ہوں اور اپنے سکھ ان کے ساتھ تقسیم کریں۔ اس کی عملی شکل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

"آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جنکو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لیے کچھ مٹھائیاں لے جائیں ۔۔۔۔ بچوں کے لیے جوتا فیاں یا

چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے ہیں وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں۔ ہمارے ساتھ چلو ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے۔ ان کو عید مبارک دیں گے۔ ان کے حالات دیکھیں گے اور ان کے ساتھ اپنے سکھ بانٹیں گے۔"

"اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے ..... ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہوں گی۔ ان کو بے انتہا ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہا سرور ان کو عطا ہوں گے۔ یہ ہے وہ عید جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید ہے یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے۔"

دعوت الی اللہ کی تحریک

حضور نے ۲۸ جنوری ۱۹۸۳ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ میں تمام جماعت احمدیہ کو داعی الی اللہ بننے کی تحریک کی۔ فرمایا:۔

"تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے (داعی الی اللہ) نہیں تھے تو آج کے بعد ان کو لازماً (داعی الی اللہ) بننا پڑے گا (دین حق) کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لیے بہت وسیع تقاضے ہیں اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے جو جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے ..... آج کے بعد اگر ہر احمدی یہ سوچ لے کہ وہ جس ملک میں اور جہاں بھی ہے وہ لازماً دنیا کمائے گا کیونکہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے اور دین کی خاطر کچھ پیش کرنے کے لیے اسے دنیا کمانی چاہیئے، لیکن وہ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھے کہ اس کا مال کمانے کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہوگا اور اس کی زندگی کے ہر لمحہ کا جواز اس بات میں مضمر ہوگا کہ وہ خدا کی خاطر جیتا ہے اور خدا کی طرف بلانے کے لیے جیتا ہے اس عہد کے ساتھ جب وہ کام شروع کرے گا تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا میں کس کثرت کے ساتھ اور کس تیزی کے ساتھ وہ انقلاب پیدا ہونا شروع ہو جائے گا جس کی ہم تمنا لیے بیٹھے ہیں۔"

سپینش زبان سیکھنے اور سپین میں وقفِ عارضی کی تحریک

دعوت الی اللہ کی تحریک کو زیادہ وسیع اور ہمہ گیر بنانے کے لیے حضور نے احمدیوں کو خاص طور پر خدام اور انصار کو غیر ملکی زبانیں سیکھنے کی تحریک فرمائی اور اس سلسلہ میں مرکز میں

ایک جامع ادارہ کے قیام کا بھی اعلان فرمایا۔ ۱۸ر اکتوبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے احمدی طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اسی سکیم کے ایک ذیلی حصہ یعنی سپینش سیکھنے کی تحریک کا ذکر فرمایا اور اس کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ جو حضور نے اپنے پہلے دورۂ یورپ میں احباب کے سامنے رکھی تھی۔ حضور نے فرمایا:

"میں اب یورپ خصوصاً انگلستان میں ایک عام تحریک کر کے آیا ہوں کہ دوست سپینش سیکھنے کی طرف خصوصیت سے توجہ کریں ....

سکیم یہ ہے کہ دوست اپنے طور پر سپینش زبان سیکھیں اور ہر سال کی چھٹیاں سپین کے مختلف علاقوں میں گزاریں اور وہاں ان کے سپرد معین علاقہ کر دیا جائے۔ مثلاً یہ کہا جائے کہ فلاں دیہات فلاں دوست کے ذمہ ہو گئے ہیں اور فلاں دیہات فلاں دوست کے ذمہ ہو گئے ہیں وہاں وہ تعلقات قائم کریں ٹوٹی پھوٹی زبان جتنی بھی آتی ہے اس میں .... گفتگو کریں اور پھر اپنے مشن کے ساتھ ان کا تعارف کروائیں۔ اور اسی طرح یورپ کے دوسرے علاقوں کے متعلق بھی یہ تحریک کی گئی ہے کہ وہ بھی اندلس کا کوئی نہ کوئی حصہ اپنے لیے چن لیں تو انشاء اللہ اس طرح پر رضاکار (مربی) بکثرت تیار ہو جائیں گے ......

پس یہ وہ تحریک ہے جس پر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اچھی (RESPONSE) ہوگی۔ نوجوان کثرت کیساتھ آگے آئیں گے۔"

علمی تحریک

۹ر فروری ۸۳ء کو حضور نے فرمایا کہ تمام دنیا میں دین حق پر جدید علوم کے نام پر اس کثرت سے حملے ہو رہے ہیں کہ صرف مرکز سلسلہ ان کا جواب نہیں دے سکتا۔ اس لیے تمام اہل علم اور مطالعہ کا شوق رکھنے والے احمدی اپنی اپنی جگہوں پر موجود رہتے ہوئے ان اعتراضات کا جواب تیار کرنے کے لیے مرکز کی رہنمائی میں کام کریں۔ فرمایا:

"ساری دنیا میں عیسائیت کی طرف سے (دین حق) پر جو حملے ہو رہے ہیں ان کے دفاع کے لیے دوست اپنے آپ کو پیش کریں۔ ... ہمارے بہت سے ایسے دوست ہیں جو علمی ذوق رکھتے ہیں اور انگریزی دان بھی ہیں ان کی ضرورت ہے اس سلسلے میں وہ بہت بڑی خدمت گھر بیٹھ کر کر سکتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جہاں جہاں (دین حق) پر حملے ہوتے ہیں ان کا جواب دیا جائے۔"

"ادارہ تحریک جدید میں وکالت تصنیف کے تابع باقاعدہ ایک (CELL) قائم کیا جا چکا ہے وکالت کو ان اہل علم احمدیوں کے نام چاہئیں۔ شعبہ تصنیف جو مواد اکٹھا کر رہا ہے اسے وہ ان علماء میں تقسیم کرے گا۔ یہ تقسیم بطور مصنف، بطور کتاب اور بطور زبان کے ہوگی۔ مثلاً فرانسیسی زبان یا سپینش زبان میں (دین حق) پر اعتراضات اسی طرح ساری دنیا میں ہر قسم کے اعتراضات کا جواب دینے کے لیے مختلف موضوعات مختلف زبانیں اور مختلف مصنفین تقسیم کئے جائیں گے ... پس میں تمام دنیا کے اہل علم احمدیوں سے کہتا ہوں کہ جس حد تک ممکن ہو اپنے وقت کو بچا کر وہ اپنے آپ کو علمی مجاہدے کے لیے تیار کریں۔"

☆

خصوصی وقف کی تحریک

۵ر نومبر ۸۲ء کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر افتتاحی خطاب میں حضور نے انصار اور خدام کو خصوصی رضاکارانہ وقف کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا:

"وقف زندگی سے متعلق میں آج انصار اللہ کو تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ وہ خصوصیت کے ساتھ وقف کی طرف توجہ کریں .... ہمارے بہت سے ایسے انصار ہیں جو ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچنے والے ہیں بہت سے ایسے بھی ہیں جو ریٹائرمنٹ کو پہنچ چکے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جن کو ذریعہ معاش کی کچھ اور صورتیں حاصل ہو گئی ہوں گی۔ روزی کمانے کے کچھ نئے رستے میسر آگئے ہونگے لیکن کچھ ایسے بھی ہوں گے اور غالباً زیادہ تعداد ایسے دوستوں کی ہوتی ہے جن کو ریٹائرمنٹ کے بعد کوئی کام نہیں ملتا۔ پس جن کو کام نہیں ملتا ان کی اس سے زیادہ خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی بقیہ عمر خدا کے دین کی خدمت کے لیے رضاکارانہ طور پر وقف کریں (یہ وقف خصوصی وقف ہے۔ اس لیے یہ رضاکارانہ طور پر ہوگا اس میں سلسلہ ان کو مالی لحاظ سے کچھ بھی نہیں دے گا) .... ایسے واقفین بھی چاہئیں جو یہ توفیق رکھتے ہوں کہ مرکز سے باہر جاکر بھی خدمت دین کر سکیں۔ یہ بھی اسی قسم کا رضاکارانہ وقف ہوگا۔

وقف کا ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ نوجوان آگے آئیں .... یہ ایک عمومی تحریک ہے جس میں انصار سلسلہ کی بہت بڑی مدد کر سکتے ہیں۔ گھر گھر چرچا کر سکتے ہیں اور ایک نئی رَو چلا سکتے ہیں۔"

خصوصی دُعاؤں کی تحریک

۶ر اپریل ۸۴ء کو حضور نے مندرجہ ذیل دُعائیں بکثرت پڑھنے کا ارشاد فرمایا:

- سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

  اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بڑی عظمت والا ہے۔ اے اللہ محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر بڑی رحمتیں اور برکات نازل فرما

- یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ

  اے بہت حفاظت کرنے والے اے غالب اے رفیق

- یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِیْثُ

  اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے خدا! ہم تیری رحمت سے مدد چاہتے ہیں

- رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

  اے میرے رب ہر شئے تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! تو ہماری حفاظت فرما اور ہماری مدد فرما اور ہم پر رحم فرما۔

- رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے معاملہ میں ہماری زیادتیاں بھی اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں حق کے منکروں پر غلبہ عطا فرما۔

- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

اے اللہ! ہم دشمنوں کے مقابلہ میں تجھے اپنی ڈھال بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

- اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

ان کے علاوہ چند دوسری تحریکات کا مختصر تذکرہ کرنا بھی ضروری ہے جن میں سرفہرست قیام نماز کی تحریک ہے جس پر حضور نے مسلسل کئی خطبات میں بہت زور دیا ہے اصلاح معاشرہ۔ آپس کے جھگڑے ختم کرنے اور مالی معاملات اور لین دین میں تقویٰ اختیار کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ تراجم قرآن کی اشاعت کی مستقل تحریک جاری ہے تمام زبانوں میں سمعی و بصری کیسٹیں تیار کرنے کا کام ہو رہا ہے۔ حضور نے منصب امامت پر فائز ہونے کے فوراً بعد، پھر فروری ۱۹۸۳ء اور متعدد دوسرے مواقع پر اہل عرب اور فلسطین کے لیے خاص دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ ۲۷ر دسمبر ۸۳ء کو حضور نے جلسہ سالانہ پر خطاب میں الفضل اور ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی تحریک فرمائی۔

غرض یہ تحریکات جان، مال، وقت، عزت و آبرو اور اولاد ہر قسم کی قربانیوں کے مطالبات پر مشتمل ہیں۔ یہ حضور کے عہد امامت کے انقلاب آفریں کارناموں کا عنوان ہیں۔

یہ وہ بیج ہیں جن سے ایک تناور درخت بننا مقدر ہے جس کے نیچے تمام دنیا کی سعید روحیں حقیقی اور ابدی آرام و سکون حاصل کریں گی۔

الٰہی اشارے

عظیم الشان عمارت

حضور نے ۲۹ر جولائی ۸۴ء کو خدام الاحمدیہ کے یورپین اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کے کسی بھی (امام) کے دل میں ڈالتا ہے تو اس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہیئے کہ ضرور کوئی الٰہی اشارے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئندہ باتوں کا پتہ دے رہے ہیں اور وہ تحریک جو بظاہر معمولی سی آواز سے اٹھتی نظر آتی ہے ایک عظیم الشان عمارت میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔۔۔۔۔

جس تحریک میں آپ اس لیے حصہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مسیح موعود کے (جانشین) کی تحریک ہے آپ دیکھیں گے کہ اس تحریک میں اتنی عظیم الشان برکتیں پڑیں گی جو آپ کے تصور سے بھی بالا ہوں گی"

پرندے

بُلبل رنگیں نوا

خُوبصورت اور خوش آواز پرندہ

(ملک محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

بُلبل ان چند خوبصورت پرندوں میں سے ایک ہے جن کا تذکرہ اُردو و فارسی ادب اور شاعری میں کثرت سے کیا گیا ہے۔ بلبل کا ذکر جہاں بھی آیا ہے۔ اکثر اس کا نام گل کے ساتھ ہی آیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بلبل باغات کا پرندہ ہے اور خوراک کے لیے تگ و دو کے دوران بلبل نہ صرف پھلوں کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ یہ پھولوں کے گرد بھی کثرت سے چکر لگاتا ہے۔ اس دوران یہ پھولوں کے اوپر آنے والے کیڑے مکوڑوں کو اپنی خوراک کے طور پر پکڑ کر کھاتا ہے۔ پھولوں کے گرد اور خاص طور پر گلاب کے پھولوں کے گرد بلبل اکثر گھومتا پھرتا دکھائی دیتا ہے اور اسی نسبت سے گل و بلبل لازم و ملزوم ہو کر رہ گئے ہیں۔

بلبل پاکستان کے تمام علاقوں میں ملتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہی مائل بھورا سا ہوتا ہے اور سر پر اُبھرے ہوئے پر ہوتے ہیں جن کی وجہ سے سر پر پروں کا تاج سا بنا ہوتا ہے۔ سر اور گلے کے پر سیاہ ہوتے ہیں بازوؤں، کمر اور سینے کے پر سیاہی مائل سفید ہوتے ہیں۔ پیٹ کے نیچے کا حصہ اور دُم کے اوپر کا حصہ زردی مائل سفید، دُم جڑ کے پاس سے بھوری۔ آگے سیاہ ہوتی ہوئی نوک کے نزدیک پر سفید ہوتے ہیں اور دُم کے نیچے سُرخ پروں کا گچھا ہوتا ہے۔ انڈے دینے اور نسل کشی کے موسم میں دم کے نیچے سرخی زیادہ ہو جاتی ہے۔

بلبل اکثر باغوں اور درختوں پر ملتا ہے۔ یہ پرندہ زیادہ تر درختوں پر بیٹھنے والا ہوتا ہے اور اسی نسبت سے اس کی ٹانگیں نرم و نازک اور پتلی ہوتی ہیں، لیکن خوراک کھانے کے لیے بلبل زمین پر بھی بیٹھ جاتا ہے اس کی اڑان میں تیزی اور پھُرتیلا پن ہوتا ہے۔ اڑتے وقت پروں کو تیزی سے حرکت دینے کی بدولت ایک خاص قسم کی آواز بھی پیدا ہوتی ہے اس کی اڑان چھوٹی ہوتی ہے اور ایک جگہ سے اڑنے کے بعد نزدیک کے دوسرے درخت پر بیٹھ جاتا ہے۔

بلبل عام طور پر نر و مادہ کے جوڑوں میں ملتے ہیں۔ جن میں تمیز نہیں ہو سکتی۔ نر و مادہ میں ایک دوسرے کے لیے بے پناہ محبت ہوتی ہے خوبصورتی، خوشگن اور سُریلی آواز اور نر و مادہ کے پیار کی بنا پر شوقین لوگ بلبل بڑے شوق سے پالتے ہیں۔ اکثر لوگ اس کو سدھا لیتے ہیں اور رسی سے باندھ کر انگلی پر بٹھائے پھرتے رہتے ہیں۔

پالتو بلبل کو اگر چھوڑ بھی دیا جائے تو وہ گھر والوں سے اتنا مانوس ہو جاتا ہے کہ اِدھر اُدھر گھوم پھر کر وہ گھر واپس

آجاتا ہے۔ پالتو بلبل لڑانے کے لیے بھی رکھے جاتے ہیں۔ باغوں اور جنگلوں میں بلبل بڑے بڑے گروہوں کی شکل میں بھی ملتے ہیں ایسا عام طور پر وہاں ہوتا ہے جہاں ان کی من بھاتی خوراک کثرت سے ہو۔ کبھی کبھی بلبل درخت کی شاخ پر بیٹھ کر بار بار اڑتا اور پھر وہیں واپس آتا دکھائی دیتا ہے۔ ایسا اکثر شام کے وقت ہوتا ہے۔ بلبل ایسے موقعوں پر اکثر مکھیوں کا شکار کر رہا ہوتا ہے۔

مادہ بلبل فروری سے اگست تک انڈے دیتی ہے اور بچے نکالتی ہے لیکن بچے زیادہ تر مئی جون کے مہینوں میں ہی پیدا ہوتے ہیں۔ گھونسلے گھاس پھونس وغیرہ کے پیالہ نما بنے ہوتے ہیں جنکو اندر سے بالوں، پروں اور پتوں سے نرم بنا لیا جاتا ہے۔ گھونسلا عام طور پر زمین سے چار سے دس فٹ اونچائی پر جھاڑیوں میں بنایا جاتا ہے لیکن بعض گھونسلے درخت وغیرہ پر بھی بنا لیے جاتے ہیں۔ ایک جھول میں بلبل دو سے چار انڈے دیتی ہے۔

گھر میں بلبل کی پرورش بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے۔ بلبل کو پکڑنے کے بعد اس کو بانس کی تیلیوں کے بنے ہوئے پنجرے میں رکھنا چاہیئے۔ لوہے کے پنجرے میں یہ نازک پرندہ خود کو زخمی کر لیتا ہے۔ پنجرے میں بلبل کے لیے چھوٹی پیالیوں میں دانے اور پانی کا انتظام ہونا چاہیئے۔ ابتداء میں بلبل گندھا ہوا آٹا، روٹی کے مسلے ہوئے ٹکڑے یا کوئی نرم حلوہ یا دلیہ وغیرہ کھا لیتی ہے اس کے پنجرے میں پکے ہوئے پھل بھی رکھنے چاہئیں۔ چند روز میں بلبل آدمی سے مانوس ہو جاتی ہے اور اس کو پنجرے سے نکال کر انگلی پر بٹھا کر دانہ وغیرہ کھلایا جا سکتا ہے۔

بلبل کا پنجرہ گرمیوں میں ٹھنڈی اور سایہ دار جگہ رکھنا چاہیئے اور سردیوں میں پنجرے کے گرد کپڑے کا غلاف چڑھا دیں اور پنجرہ کسی گرم جگہ پر رکھیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ پنجرہ کی ہوا بالکل بند نہ ہو اور اس میں تازہ ہوا کا گزر ہوتا رہے۔

بلبل دوسرے پالتو پرندوں کی طرح مختلف امراض کا شکار ہو جاتی ہے ان امراض میں سے رانی کھیت کا مرض مرغیوں اور چڑیوں وغیرہ کے ذریعہ بلبل کو لگ سکتا ہے یہ مرض لاعلاج ہوتا ہے۔ اس سے حفاظت کے لیے معالج حیوانات سے ٹیکہ کروا لینا چاہیئے۔ چیچک کے لیے بھی حفاظتی ٹیکے لگوائے جانے چاہئیں۔ بلبل اندرونی اور بیرونی طفیلیوں کا بھی شکار ہو جاتی ہے۔ بیرونی طفیلیوں میں جوئیں وغیرہ ہوتی ہیں۔ جوؤں کو مارنے کے لیے اس کے پروں میں ذرا سی نیگوان دوا ٹیلکم پاؤڈر میں ملا کر لگانی چاہیئے۔ اندرونی طفیلیوں کے لیے چوتھائی گرین پیپرازین آٹے میں ملا کر بلبل کو کھلا دیں۔ اس سے اس کی آنتوں میں موجود کیڑے ختم ہو جائیں گے اور بلبل صحت مند رہے گی۔

حکیم عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں:

"مجھے بندوق کے شکار کا بہت شوق تھا صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کے ساتھ میں شکار کو نکل جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مئی کا مہینہ تھا۔ میں نے میاں صاحب سے کہا بندوق لاؤ شکار کو چلیں۔ میاں صاحب شوق سے بندوق لینے چلے گئے اور جلد واپس آئے اور کہا اماں جان بندوق نہیں دیتیں۔ اس پر میں نے خود کہلا بھیجا۔ تو فرمایا "آجکل پرندے انڈوں پر ہوتے ہیں۔ میں بھی بچوں والی ہوں۔ میں آجکل بندوق ہرگز نہیں دوں گی""

کراچی کے بنیادی حقائق

حدود اربعہ ـــ بہ لحاظ لمبائی ـــ ۶۷° مشرق
" " ـــ بہ لحاظ چوڑائی ـــ ۲۵° شمال
کراچی ڈویژن کا رقبہ ـــ ۳،۳۶۵ مربع کلومیٹر
کراچی کا شہری رقبہ ـــ ۱،۸۲۱ " " "
آبادی (۱۹۸۳ء) ـــ ۵ء۵۹ ملین
شہری آبادی کا پھیلاؤ ـــ ۲،۸۰۰ اشخاص فی مربع کلومیٹر
شرح پیدائش ـــ ۳۹ء۶ فی ہزار
شرح اموات ـــ ۹ء۷ فی ہزار
اوسطاً عمر ـــ ۵۲ سال
مکانات کی تعداد ـــ ۸،۵۸،۰۳۵
ہر خاندان میں افراد کی تعداد ـــ ۶ء۷
ہر کمرے میں رہنے والوں کی تعداد ـــ ۳ء۱
بجلی کی فراہمی ـــ ۵۵۰ میگاواٹ
گیس کی فراہمی ـــ ۱۸۶ ملین کیوبک فٹ
سڑکوں کی لمبائی ـــ ۴،۵۰۰ کلومیٹر
رجسٹرڈ شدہ سواریاں ـــ ۳،۸۰،۳۱۹
ریلوے کی کل لمبائی ـــ ۲۴ میل
ٹیلی فون ـــ ۱،۲۶۱۰۰
بڑے ہسپتال ـــ ۳۷
ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد ـــ ۶،۴۰۰
کالج ـــ ۶۲

میڈیکل کالج ـــ ۲
پرائمری سکول ـــ ۲۱۶۴
لوئر سیکنڈری و سیکنڈری اسکول ـــ ۸۰۵
ٹیکنیکل، ووکیشنل اسکول ـــ ۲۹
اسکولوں میں طلباء کی تعداد ـــ ۸،۸۳،۷۰۸
کالجوں میں طلباء کی تعداد ـــ ۸۱،۹۲۹
انجینئرنگ ـــ ۲،۹۷۵ طلباء
میڈیکل ـــ ۵۱۷۲ "
جامعہ کراچی ـــ ۸۰۰۴ "
میڈیکل یونیورسٹی (آغاخان) ـــ ۱۰۰ طلباء
لائبریریاں ـــ ۷۲
ائیرلائن ـــ ۳۴ (جو کراچی سے گزرتی ہیں)
کراچی بندرگاہ پر سامان کی آمد و رفت ـ ۱۴ ملین ٹن سالانہ
پارک اور کھیلوں کے میدان ـــ ۱،۸۲۲
ریڈیو سیٹ ـــ تقریباً ایک ملین
پاکستانی بینکوں کی تقریباً شاخیں ـــ ۷۲۱
ٹی وی سیٹ ـــ ۳،۶۰،۰۰۰
غیر ملکی بینکوں کی شاخیں ـــ ۱۹
مزدوروں کی تعداد ـــ ۳،۵۲۲۰۰
کارپوریشن معہ صدر دفاتر ـــ ۲۷

(بشکریہ اپنا گھر)

پسندیدہ اشعار

مشہود احمد ——— لاہور

دُھوپ ہے اور زرد پھولوں کے شجر ہر راہ پر
اک ضیائے زہر سب سڑکوں کو پیلا کر گئی
بیٹھ کر مَیں لکھ گیا ہوں دردِ دل کا ماجرا
خون کی اِک بوند کاغذ کو رنگیلا کر گئی

شیخ مسعود احمد ——— فیصل آباد

متاعِ لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے
کہ خون دل میں ڈبو لی ہیں انگلیاں مَیں نے

سیّد وحید الزمان ——— ٹوبہ ٹیک سنگھ

عظمت تو وہی ہے جو عطا کرتی ہے قدرت
کہنے کو تو ہر شہر کو کہتے ہیں مدینہ

محمد لقمان ——— بشیر آباد

وصل کی شب تھی تو کس طرح سبک گذری تھی
ہجر کی شب ہے تو کیا سخت گراں ٹھہری ہے
ہم نے جو طرزِ فغاں کی ہے قفس میں ایجاد
فیض گلشن میں وہی طرزِ بیاں ٹھہری ہے

عبدالخالق تیر ——— قمر آباد

مجنوں ہی تھا جو تھک کے بیاباں میں رہ گیا
ہم تو مریں گے یار کی دیوار کے تلے

حافظ عبدالحلیم ——— ربوہ

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک
عاشقی صبر طلب اور تمنا بے تاب
دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک

منور احمد قریشی ——— قریشی پراپرٹی سنٹر راولپنڈی

کام آئیں گی حزیں اب کیا پرانی کشتیاں
تند طوفاں سے دخانی ناؤ ہی ٹکرائے گی

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

رپورٹ سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

(مکرم منیر احمد صاحب بسمل ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ۲۵ر اپریل تا ۸ رمئی اپنی اکتیسویں سالانہ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ گذشتہ سال بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر یہ کلاس منعقد نہ کی جا سکی تھی جس کی محرومی کا احساس سارا سال غالب رہا تھا۔ موجودہ حالات کی مشکلات اور رخنہ اندازیوں اور دیگر انتظامی پہلوؤں سے غور وخوض کے بعد طے پایا کہ اس کلاس میں شرکت محدود پیمانے پر ہو اور صرف میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کو کلاس میں شرکت کی دعوت دی جائے اس فیصلہ کے وقت یہ امر بھی مدنظر تھا کہ سب طلباء کے ایک ہی AGE GROUP اور ایک قابلیت کا ہونے کے باعث تعلیمی اور تدریسی ماحول زیادہ سازگار ہوگا۔

مرکزی طور پر کلاس کے انتظام کو باحسن چلانے کے لیے محترم صدر صاحب نے کلاس کے لیے مندرجہ ذیل انتظامی ڈھانچہ تشکیل دیا۔

ناظم اعلیٰ، نائب ناظم اعلیٰ، ناظم رابطہ، ناظم نظم وضبط، ناظم کھیل و اجتماعی ورزش، ناظم طبی امداد، ناظم تربیت، ناظم تقاریر، ناظم خوراک، ناظم رہائش و روشنی، ناظم صنعتی نمائش، ناظم آب رسانی، ناظم استقبال و رجسٹریشن، ناظم وقار عمل، ناظم عملی پروگرام۔

محترم صدر صاحب کی ہدایات کے مطابق مجلس انتظامیہ نے اپنے اپنے شعبہ جات کا لائحہ عمل تیار کیا تا کلاس کے شرکاء کو کوئی دقت نہ ہو اور اُن کی مشکلات کو احسن طور پر حل کیا جائے۔

اس کلاس کی سب سے بڑی غرض خدام کی دینی اور رُوحانی تربیت کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے اُنکی واقفیت بڑھانا ہے اس غرض کے حصول کے لیے قرآن وحدیث اور دیگر علوم پر مشتمل تفصیلی نصاب تیار کیا گیا اور تمام طلباء کو دیا گیا۔ ۲۴ر اپریل کو خدام مرکز سلسلہ میں پہنچنا شروع ہوگئے۔

افتتاحی تقریب

مورخہ ۲۵ر اپریل کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاحی اجلاس بوقت ۳۰-۵ بجے سہ پہر منعقد ہوا جس میں مہمانِ خصوصی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد تھے اس سادہ اور پُروقار

افتتاحی تقریب میں جملہ طلبا اپنے اپنے احزاب میں ترتیب اور نظم وضبط کے ساتھ موجود تھے اور ہمہ وقت بڑی سنجیدگی اور دلچسپی کے ساتھ محوِ گوش رہے۔ لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت نہ تھی اس لیے ایوانِ محمود میں سٹیج کی بجائے ہال کے نچلے حصے میں ہی سٹیج تیار کیا گیا تھا تاکہ تمام حاضرین مہمانِ خصوصی کے خطاب کو سُن سکیں۔

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ ایسے بابرکت اجتماعات کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس رونق افروز ہوکر اپنے روح پرور خطاب سے نوازتے تھے۔ جو ایسی تقاریب کی جان ہوتا ہے۔ حضور کی عدم موجودگی دلوں پر گراں ہے۔ بالخصوص ایسے اجتماعات کے موقع پر تو اُداسی اور محرومی کا احساس اور نمایاں ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت وسلامتی سے رکھے اور خدا تعالیٰ آپ کی جلد تر کامیاب مراجعت کے سامان پیدا فرمائے اور ہم خدام کو ان کے روح پرور اور ایمان افروز خطبات سے مستفید ہونے کی توفیق ملے۔

مولانا محترم نے قرآن کریم کی عظمت اور شان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآنی علوم دو طرح کے ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی۔ ظاہری علوم میں قرآن کو صحت الفاظ اور لحن کے ساتھ پڑھنا تجوید اس کی فصاحت و بلاغت الفاظ و اظہار کا حسن اُس کے ترجمہ کا جاننا وغیرہ شامل ہے اور قرآن کریم کے باطنی علوم میں قرآن کریم کے مطالب و معانی کو سمجھنا اس کے احکامات کی حکمت اور فلسفہ سے واقفیت پیدا کر کے ان احکامات پر اخلاص اور التزام کے ساتھ کاربند ہونا ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا عرفان اور انبیاء کی بعثت کی غرض اور دیگر علوم کی حکمت پر غور تدبر معرفت حاصل کرنا ہے۔ ان دونوں علوم کا تفصیل سے ذکر فرما کر خدام کو تحریض دلائی کہ وہ ہر دو علوم قرآنیہ سے اکتساب کرتے ہوئے قرآن کی خدمت کا حق ادا کریں۔

روزانہ پروگرام

پروگرام کا آغاز روزانہ نماز تہجد سے ہوتا، پھر نماز فجر اور بعد میں درس قرآن کریم ہوتا۔ ازاں بعد طلباء انفرادی طور پر تلاوت کرتے اور تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد اجتماعی ورزش ہوتی۔ تدریس روزانہ سات بجے صبح سے ساڑھے گیارہ بجے تک ہوتی۔ ظہر کی نماز کے بعد سے عصر کی نماز تک آرام کا وقت ہوتا۔ عصر کے بعد علمی اور تربیتی تقاریر ہوتیں جس میں روزانہ سلسلہ کے جید علماء تشریف لاکر طلباء سے خطاب فرماتے۔ اس کے بعد کھیل کا پروگرام ہوتا مغرب کی نماز تمام طلباء بیت المبارک میں ادا کرتے۔

تربیت:

اس امر کا بالخصوص انتظام کیا گیا کہ طلبہ پنجوقتہ نمازوں کو پورے تعہد کے ساتھ ادا کریں ——— چنانچہ یہ بات بڑی خوشی اور طمانیت کا باعث ہے کہ نمازِ تہجد اور پنجوقتہ نمازوں کی حاضری بہت اچھی رہی اس کے علاوہ خدام کی عمومی تربیت بھی کی گئی۔

تدریس:۔

روزانہ صبح سات بجے سے ½۱۱ بجے تک تدریسی کام ہوتا رہا۔ تمام اساتذہ بروقت تشریف لاکر خدام کو تعلیم دیتے رہے۔ خدام کو نصاب پر مشتمل نوٹس کتابی شکل میں قیمتاً مہیا کئے گئے تھے۔ جن سے وہ استفادہ کرتے رہے۔ قرآن کریم۔ حدیث۔ فقہ۔ علم کلام۔ قواعد عربی اور صحت وصفائی وغیرہ پر اسباق دیئے جاتے رہے اور

اس امر کی نگرانی کی گئی کہ خدام ساتھ ساتھ نوٹس ضرور لیں۔ تدریسی فرائض کی انجام دہی میں معاونت کی خاطر نظارت اصلاح وارشاد سے مربی مہیا کرنے کی درخواست کی گئی۔ جو شعبہ تدریس کی معاونت کے بعد دیگر اوقات میں شعبہ نظم وضبط کی مدد کرتے رہے۔

کلاس کے اختتام پر خدام کا امتحان لیا گیا۔

امتحان میں شامل خدام کی تعداد　:　۳۵۹

پاس ہونیوالے خدام کی تعداد　:　۳۳۱

پاس ہونے والے خدام کو سندات کامیابی اور اوّل، دوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے۔ امسال مجموعی طور پر مکرم خالد مقصود صاحب آف ربوہ اوّل اور مکرم فضل کریم صاحب آف کرتو دوم اور مکرم میر مقبول احمد صاحب آف ربوہ سوم قرار پائے۔ مثالی طالب علم کا انعام منصور احمد صاحب آف کنری نے حاصل کیا۔ بارک اللّٰہ لھم۔

شعبہ رجسٹریشن :-

رجسٹریشن کے شعبہ نے ۲۴ اپریل کو باقاعدہ طور پر کام شروع کر دیا تھا ہر خادم کو رجسٹریشن کارڈ جاری کیا گیا۔ نیز تمام خدام کو سندات شرکت دی گئیں۔ شعبہ رجسٹریشن نے روزانہ دو دفعہ طلباء کی حاضری کا اہتمام کیا اور خدام کو متعلقہ کتب اور سٹیشنری قیمتاً مہیا کیں۔ رجسٹریشن بند کرنے کے بعد مجالس کی نمائندگی کی یہ صورت حال تھی۔

۵۰ اضلاع کی ۲۵۵ مجالس کے ۴۵۳ خدام شریک ہوئے جن میں سے ۱۵۴ خدام نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے

نظامت رہائش :-

خدام کے قیام کے لیے ایوانِ محمود کے کمروں اور گیلریوں وغیرہ میں انتظام کیا گیا۔ مختلف اضلاع کے خدام کے لیے قیام گاہوں کی الاٹمنٹ پہلے ہی کر دی گئی اور ایک نقشہ تیار کر کے تمام اضلاع کی قیام گاہوں کی نشاندہی کر دی گئی اور خدام کی راہنمائی اور سہولت کے لیے یہ نقشہ رجسٹریشن کو مہیا کیا گیا اور نوٹس بورڈ پر بھی چسپاں کر دیا گیا۔

نظامت تقاریر :

خدام کی علمی واقفیت میں اضافہ اور مختلف دینی موضوعات سے متعارف کروانے کے لیے روزانہ سلسلہ کے عالم کی ایک علمی تقریر کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریر بعد نماز عصر ہوتی۔ اس نظامت کے تحت ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں علماءِ سلسلہ نے طلباء کے سوالوں کے جواب دیئے۔ یہ پروگرام بڑا دلچسپ اور معلومات افزا تھا اور خدام نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔

نظامت نظم وضبط :

نظامت نظم وضبط نے خدام کی عمومی دیکھ بھال اور نگرانی کے فرائض انجام دیئے اور ایوانِ محمود کے اندر اور باہر اس امر کی نگرانی کی کہ کوئی خادم پروگرام سے غیر حاضر نہ ہو اس کے علاوہ روزانہ نمازِ مغرب کی بیت المبارک میں ادائیگی اور کھانوں کے اوقات میں خدام کو لے جانا اور لے آنا وغیرہ کا انتظام کیا۔ علاوہ ازیں سیر، پکنک کے پروگراموں میں خدام کی نگرانی اور نظم وضبط کا کام کیا۔

نظامت کھیل و اجتماعی ورزش :

اس نظامت نے تقریباً روزانہ خدام کے لیے شام کے وقت کھیلوں کا انتظام کیا۔ کھیلوں میں فٹ بال۔ والی بال وغیرہ کا انتظام تھا۔ کھیلوں کے لیے جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ کی اجازت حاصل کی گئی اور اس امر کی نگرانی کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ طلباء کھیلوں اور ورزشوں میں حصہ لیں۔ فٹ بال اور والی بال کے مقابلے بھی کروائے گئے۔ ان شعبہ جات

کے علاوہ نظامت طبی امداد، آب رسانی، صفائی اور رابطہ نے اپنے اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی اور ذمہ داری سے ادا کئے۔ صنعتی نمائش کے شعبہ کے تحت مختلف چیزوں مثلاً کرسی بُننے وغیرہ کے عملی تجربات کروائے گئے اور اس سلسلہ میں بھی دیگر معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

عملی پروگرام:

مورخہ یکم مئی ۱۹۸۶ء کو عملی پروگرام کا دن تھا۔ اس سال تمام خدام کو ربوہ سے چند کلو میٹر کے فاصلہ میں یکو والہ بنگلہ لے جایا گیا۔ جہاں پر نہر میں نہانے کے لیے اور علاوہ تفریحی پروگرام شامل تھے۔ تمام خدام صبح ناشتہ کے بعد پیدل یکو والہ کی طرف احزاب کی شکل میں روانہ ہوئے۔ ہر حزب میں پچیس خدام شامل تھے جس کا لیڈر مقرر کیا گیا اور اس کے پاس اپنے حزب کے خدام کی فہرست دی گئی وہ اپنے حزب کے تمام خدام کو بحفاظت منزلِ مقصود پر پہنچائے دوپہر کا کھانا نظامت نے وہیں پہنچانے کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر کلاس کے اساتذہ کو بھی مدعو کیا گیا۔ جو اس پروگرام میں شامل ہوئے۔

پروگراموں میں بیت بازی۔ مزاحیہ پروگرام شامل تھے مزاحیہ پروگرام بہت دلچسپ تھا۔ اس پروگرام میں اوّل۔ دوم آنے والوں کو انعام دیئے گئے۔ ۱۔ مرید اختر کراچی۔ ۲۔ عبدالحی لاہور۔ ۳۔ عبدالعلی شمس گجرات۔

سیر:۔

۲ مئی کو نظامت کھیل و ورزش کے تحت نمازِ فجر کے بعد خدام سیر کے لیے نکلے طلباء کو تین تین احزاب میں تقسیم کیا گیا۔ تمام خدام پہلے بہشتی مقبرہ میں دعا کے لیے گئے اور وہاں سے مختلف سمتوں میں سیر کے لیے روانہ ہوئے۔ دو اڑھائی گھنٹہ کی سیر کے بعد خدام واپس دارالضیافت پہنچے۔ طلباء کو سیر کے مشاہدات قلمبند کرنے کی تحریک کی گئی اور ان میں اوّل، دوم، سوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے۔

اول: محمد احمد تبسم۔ دارالذکر فیصل آباد

دوم: ندیم احمد قریشی۔ سکھر ابن ناصر احمد صاحب قریشی

سوم: اشفاق احمد صاحب مغلپورہ لاہور

خدا تعالیٰ کے خاص احسان سے یہ پندرہ روزہ تربیتی کلاس اپنے تمام پروگراموں کے ساتھ اختتام کے قریب ہوئی اور ۸ رمئی کو اس کی اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا۔ اس تقریب کے روز تمام حاضر خدام افتتاحی تقریب کی طرز پر ترتیب کے ساتھ اپنے اپنے احزاب میں بیٹھے۔ اس موقع پر بزرگ احباب بھی مدعو تھے اس پُر وقار تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ تھے۔

تلاوت، عہد اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ صاحب نے رپورٹ پڑھی۔ جس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور ان کے مختصر خطاب کے ساتھ کلاس اختتام پذیر ہوئی اور خدام کو واپس جانے کی اجازت دیدی گئی۔

حضرت مولوی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امام وقت کو شناخت کرنے کی توفیق دی ہے اور آپ کی تعلیم ہمارے پاس ایک امانت ہے اور اس امانت کے فرض سے ہم اس وقت تک عہدہ برا نہیں ہو سکتے جب کہ ہم علم اور عمل کے ذریعے اسے آگے نہ پہنچائیں اور اپنے اخلاق اور کردار میں قرآن کی تصویر بن جائیں اور ہمیں دیکھنے والے سمجھ جائیں کہ یہ دوسروں سے منفرد لوگ ہیں۔

آخر پر حضرت مولانا صاحب نے کلاس کی اختتامی دعا کرائی اور یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

☆

ہم شام کا پہلا تارہ ہیں ہم لوگ ہیں صبح کی پہلی کرن

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کا چوتھا سالانہ اجتماع

(مکرم فلاح الدین خانصاحب نیشنل قائد)

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی کے چوتھے سالانہ اجتماع منعقدہ ۸، ۹، ۱۰ مئی ۱۹۸۶ء میں ۹۵۰ خدام اور ۸۰ اطفال نے شرکت کی اسی طرح ۳۰ انصار نے بطور زائر شرکت فرمائی۔ مجلس ہالینڈ سے ۲ خدام اس اجتماع میں شامل ہوئے۔

امسال ۸ خدام سائیکلوں کے ذریعہ اجتماع میں شریک ہوئے جن میں سے ۴ خدام ۵۷۶ کلومیٹر کا فاصلہ ۷ دن میں طے کرکے ناصر باغ پہنچے جبکہ ۳ خدام نے ۱۵۰ کلومیٹر اور ایک خادم نے ۱۲۵ کلومیٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر طے کیا۔

افتتاحی اجلاس میں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام پڑھکر سنایا گیا۔ حضور اقدس کا پیغام تاخیر سے موصول ہوا تھا اس لیے سنایا نہ جاسکا۔

خدا کے فضل سے امسال پہلی بار مجلس شوریٰ کا انعقاد کیا گیا جس میں ۸۰ نمائندگان اور ۵۰ زائرین شریک ہوئے دوران اجتماع مربیان سلسلہ نے نماز تہجد پڑھائی اور درس قرآن کریم دیا خدام نے ان پروگراموں میں ذوق وشوق سے حصہ لیا۔

اجتماع کا افتتاح مکرم بشارت احمد صاحب محمود مربی سلسلہ مقیم کولون نے فرمایا۔ اسی طرح مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت، مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم ہدایت اللہ صاحب اور خاکسار (نیشنل قائد) نے خدام کو بعض اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

دوران اجتماع مغربی جرمنی کا پرچم اور لوائے خدام الاحمدیہ لہراتے رہے اور خدام باقاعدہ ڈیوٹی دیتے رہے۔ اختتامی اجلاس کی صدارت محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی نے فرمائی اور خدام میں انعامات تقسیم کئے علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں چاروں مربیان کرام نے خدام کے سوالوں کے جواب دیئے۔

خدام الاحمدیہ کے ساتھ ہی اطفال الاحمدیہ کا اجتماع منعقد ہوا جس میں ۸۰ اطفال نے شرکت کی اجتماع کا افتتاح خاکسار (نیشنل قائد) نے کیا اور بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس اجتماع میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اختتامی اجلاس کی صدارت محترم امیر صاحب عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے کی اور اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے آپ نے اپنے خطاب میں اطفال کو بچپن سے ہی اچھی عادات اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

خدا کے فضل وکرم سے اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا

(باقی صد ۳۲ پر)

غزل

جناب چوہدری
محمد علی مضطر

کُشتۂ تیغ انا لگتا ہے ؛ واعظ شہر خدا لگتا ہے
کوئی چہرہ نہیں لگتا چہرہ ؛ آئینہ ٹوٹ گیا لگتا ہے
اس کے اندر ہے بلا کی وسعت ؛ یہ کھلا شہر کھلا لگتا ہے
پھر کہیں سوچ کے سناٹے ہیں ؛ برگ آواز گرا لگتا ہے
پھر پھرا کر وہیں آجاتا ہے ؛ وقت گنبد کی صدا لگتا ہے
یا اخی کہہ کے بلاتے ہیں لوگ ؛ کوہ غم کوہ ندا لگتا ہے
ماہ لگتا ہے ترا دستِ دُعا ؛ مہر نقش کف پا لگتا ہے
تو اگر بول رہا ہو پیارے ؛ "کوئی بولے تو برُا لگتا ہے"
باغ جنت سے نکلنے والا ؛ راستہ بھول گیا لگتا ہے
مجھ سے ہمدردی جتانے والے ؛ تو میرا کون ہے کیا لگتا ہے

جب ہوا چلتی ہے ٹھنڈی مضطر
شہر دیوار سے جا لگتا ہے

تبصرہ

ٹیلی فون بک ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں ٹیلی فون خاصی تعداد میں موجود ہیں، مگر اب تک کتابی شکل میں ان کی فہرست موجود نہ تھی جس کی وجہ سے بعض اوقات خاصی دقت اُٹھانی پڑتی تھی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے "ٹیلی فون بک ربوہ" کے نام سے ایک پاکٹ بک شائع کی گئی ہے جس میں شعبہ وار تمام ٹیلی فون نمبر خاص ترتیب سے مجتمع کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً سرکاری دفاتر، جماعتی ادارے، ڈاکٹرز، بنک صحافی وغیرہ کے عناوین کے تحت نمبر درج کئے گئے ہیں اور پھر ربوہ کے محلہ جات کی ترتیب سے نجی ٹیلی فون نمبروں کا اندراج کیا گیا ہے۔ علمی، انتظامی اور کاروباری حلقوں کے علاوہ عام صارفین کے لیے بھی بہت مفید ہے۔ کتابت وطباعت بہت عمدہ ہے۔

بقیہ: مغربی جرمنی کا چوتھا سالانہ اجتماع

اور اس دفعہ گذشتہ سال کی نسبت ۷۰ خدام اور ۳۰ اطفال کا اضافہ تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک
اجتماع کے لیے ۲۱ ممبران پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے دو ماہ قبل تیاری شروع کر دی تھی۔
ان سب ممبران کے لیے درخواستِ دعا ہے۔ علاوہ ازیں مکرم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی کی ہدایات اور تعاون اس موقعہ پر ہمیں حاصل رہا۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

موت اک زندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلیں گے دم لیکر

اخبار مجالس

آگے قدم بڑھائے جا!

تربیتی کلاسیں

قیادت ضلع قصور: ۱۰راپریل کو تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ ضلع کی تمام مجالس کی نمائندگی۔ انصار اور خدام نے بھی شرکت کی۔ قائدین اضلاع کی میٹنگ ہوئی۔ مرکزی نمائندہ نے شرکت کی۔

جھنگڑ حاکم والا: یکم تا ۸ر اپریل تربیتی کلاس ہوئی جس میں قرآنِ کریم اور نماز کا ترجمہ سکھانے پر خاص زور دیا گیا۔

مغلپورہ لاہور: ۱ تا ۱۷راپریل تربیتی کلاس منعقد ہوئی جس کے دوران علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ نیز روزہ رکھا گیا۔

قیادت ضلع خانیوال: ۱۰، ۱۱راپریل ضلعی دو روزہ تربیتی کلاس بیت الحمد میں ہوئی جس میں ۲۰۶ خدام میں سے ۱۵۰ خدام نے اور ۱۰۶ اطفال میں ۶۶ اطفال نے شرکت کی۔ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

خاص جلسے

ملتان چھاؤنی: ۲۸رمارچ کو یوم حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے سلسلہ میں جلسہ ہوا۔ ۳۷ خدام، ۱۷ر اطفال، ۵ انصار نے شرکت کی۔

عزیز آباد کراچی: ۱۴رمارچ۔ بیت العزیز میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ دو گھنٹے کے جلسہ میں مربیان سلسلہ اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ ۷۶ خدام، ۵۷ انصار ۴۸ر اطفال ۵۹ لجنات، ۲۶ ناصرات نے شرکت کی۔

جھنگڑ حاکم والا: مارچ میں جلسہ یوم بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہوا۔

لانڈھی کورنگی کراچی:۔ ۶رمارچ کو جلسہ یوم مصلح موعود ہوا۔ جس میں ۴۰ خدام ۱۷ر اطفال ۶ انصار اور ۱۳ خواتین نے شرکت کی۔

خدمتِ خلق

راولپنڈی صدر: مارچ میں غرباء میں ۱۰ عدد کپڑے تقسیم کئے گئے ۱۰ عدد کتب حضرت بانیٔ سلسلہ احباب جماعت میں تقسیم کی گئیں ۱۵ بوتل خون مریضوں کو مہیا کیا گیا۔

جھنگڑ حاکم والا: ماہ مارچ، اپریل ۸۶ء میں دس مریضوں کا علاج مفت کیا گیا۔ نیز شادی بیاہ کے موقع پر تعاون کیا گیا۔

وقارِ عمل

واہ کینٹ: خدام نے البیت کا وقار عمل کیا۔ لائبریری کی صفائی اور ترتیب و تزئین کی گئی۔

رائے ونڈ:۔ وقار عمل کے ذریعہ نیا مرکز نماز "بیت الحمد" تعمیر کیا گیا۔

گوندل فارم: مقامی البیت کی صفائی اور کیاریوں کی تعمیر کی گئی۔

راولپنڈی صدر: ہفتہ شجرکاری کے دوران ۵ حلقوں میں ۳۸ پودے لگائے گئے ۔

کھوڑہ ضلع راولپنڈی: شمالی وقارعمل کے تحت ایک میل لمبا راستہ صاف کیا۔

انور آباد ضلع لاڑکانہ: گاؤں میں داخل ہونے والا راستہ درست کیا

کراچی سوسائٹی: مراکز نماز، دفاتر مجلس اور کار پارک کی صفائی کی

چک ۱۰۲ امراد: شجرکاری کی اور شمالی وقارعمل کے ذریعہ سڑک تیار کی۔

جھنگڑ حاکم والا: مارچ میں ۶ دفعہ وقارعمل ہوا۔ جس میں دو شمالی وقارعمل تھے۔ اپریل میں ۴ دفعہ وقارعمل ہوا۔

سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی: عیدگاہ میں اینٹوں کا فرش لگایا

ڈیرہ غازی خاں: احمدیہ قبرستان کی صفائی کی۔

فیصل آباد: مرکز نماز میں سفیدی کی۔

انبہ ضلع شیخوپورہ: شجرکاری کے تحت ۱۷۰۰ درخت لگائے

حاصل پور: احمدیہ قبرستان میں شجرکاری کی۔

ترگڑی: مین روڈ پر مٹی ڈالی۔

مونگ: مرکز نماز پر چھت ڈالی گئی۔

بشیر آباد: قبرستان میں وقارعمل کیا۔

چونڈہ: گلی کو درست کیا گیا۔

مکرم مہتمم صاحب وقارعمل کی طرف سے مندرجہ ذیل مجالس کی شمالی وقارعمل میں شرکت کی اطلاع ملی ہے۔

اورنگی ٹاؤن کراچی۔ سرائے عالمگیر۔ تھرپارکر، بہاولنگر قیادت ضلع راولپنڈی۔ قیادت ضلع فیصل آباد۔ قیادت نور راولپنڈی۔ قیادت ضلع کراچی۔

صحتِ جسمانی

صدر کراچی: ۲۱ مارچ کو سالانہ پکنک ہاکس بے کے مقام پر ہوئی۔ ورزشی اور علمی مقابلے اسی موقع پر ہوئے۔ نیز ماہانہ اجلاس بھی منعقد ہوا۔ خدام نے تیراکی بھی کی۔

عزیز آباد کراچی: ۱۴ مارچ کو بیت العزیز سے کلفٹن تک سائیکل سفر کیا گیا۔ اس ۵۲ کلومیٹر سائیکل سفر میں ۴۴ خدام شریک ہوئے۔ مجموعی طور پر چار گھنٹے وقت صرف ہوا۔ دورانِ سفر دو خدام موٹر سائیکل پر اور ۴ خدام ایک گاڑی پر سائیکل سواروں کے ہمراہ رہے۔

مجلس ہذا نے ۲۳ مارچ کو کیمپ ماؤنٹ پر پکنک منائی جو ساحل سمندر پر تفریحی مقام ہے۔ اس موقع پر تیراکی کے علاوہ فٹ بال اور واٹر بال کی کھیلیں ہوتی رہیں۔ ۱۱۰ خدام اور ۲ انصار شریک ہوئے۔

جھنگڑ حاکم والا: مارچ میں ۱۰ ٹیموں سے میچ کھیلے گئے۔

مغلپورہ لاہور: ۱۱ اپریل کو جلو پارک میں پکنک منائی گئی آمد و رفت سائیکلوں پر ہوئی۔

بدوملہی: ۵ فروری تا ۷ مارچ: تیسرا احمدیہ اوپن فٹ بال ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا۔ صرف جمعہ کے روز میچ ہوتے رہے۔ علاقہ بھر کی معروف ۱۶ ٹیموں نے شرکت کی۔ مہمان ٹیموں کیلئے ریفرشمنٹ اور رہائش کا عمدہ انتظام تھا۔ حمید احمد صدیقی بہترین کھلاڑی قرار پائے۔ ٹورنامنٹ میں سٹی فٹ بال کلب بدوملہی نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی

ہمبرگ: ۱۴ فروری کو ایک مجلس مذاکرہ ہوئی جس میں ہمبرگ کے ساحل پر لنگر انداز ایک بحری جہاز کے ۲۵ عرب افراد کو مدعو کیا گیا اور ان سے جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ ان کی اجتماعی دعوت کی گئی انہیں عربی ویڈیو فلم دکھائی گئی۔ ۱½ گھنٹہ تک ان کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔ ان عرب

دوستوں کو عربی لٹریچر اور کیسٹیں تحفۃً دی گئیں۔

STUTGART : ۲۲ فروری کو جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔

AUGSBURG : دوران ماہ درس قرآن اور کتب حضرت بانی سلسلہ باقاعدگی سے دیا جاتا رہا۔

KÖLN : خدام کو نماز باجماعت کا پابند بنانے کے لیے مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔

NÜRNBERG : تمام خدام کو انفرادی اور اجتماعی طور پر نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی گئی۔

TRIER : خدام کو صد سالہ جوبلی کی دعائیں باقاعدگی سے پڑھنے کے لیے کہا گیا۔

گوٹ لیفے : دوران ماہ چار سٹال اصلاح وارشاد کے تحت لگائے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ جاپان

ٹوکیو : احمدیہ سپورٹس کلب ٹوکیو کے زیر اہتمام پانچواں ناصر باؤلنگ ٹورنامنٹ منعقد کروایا گیا۔ جس میں قریباً ۴۵ دوستوں نے حصہ لیا۔ جو پاکستانی۔ جاپانی اور برمی قومیتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ٹورنامنٹ کی تقریب میں ایک جاپانی دوست مسٹر تھا گوچی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ جبکہ مسٹر ایشی تھاکے او نے انعامات تقسیم کئے۔ دورانِ کھیل مشروبات سے کھلاڑیوں کی تواضع کی گئی۔

دیکھا جو فضاؤں میں ترے رُخ کا اُجالا
اِک نور نظر آیا ہے منظر کی جبیں پر

عزائم کو بیدار کرتے چلو

جناب عبد المنان ناہید

عزائم کو بیدار کرتے چلو
حوادث سے پیکار کرتے چلو

بہت راہ میں ہیں نشیب و فراز
چلو راہ ہموار کرتے چلو

سہے غم اگر دُکھ اُٹھائے تو کیا
جو سینوں میں طوفاں دبائے تو کیا

جو کندن بنے گا وہ سونا ہو تم
غمِ عشق میں دل جلائے تو کیا

نہ ہوتے ہیں افلاک کے بند در
نہ ہوتی ہے آہِ سحر بے اثر

یہ پتھر کے دل موم ہو جائیں گے
کرو آتشِ عشق کو تیز تر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هُوَ النَّاصِر
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶ - خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

سیّدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں آپ ہوں) کی بعثت کی غرض یہ بیان کی گئی ہے کہ دین حق کو کل ادیان پر غالب کیا جائے اور توحید کے پرچم کو ساری دنیا پر لہرایا جائے اور یہ کام بہت محنت چاہتا ہے۔ کیونکہ کسی ایک شہر ایک ضلع یا ایک ملک کا سوال نہیں بلکہ ساری دنیا میں دین حق کی اشاعت کا سوال ہے۔ اور یہ کام اس وقت تک سرانجام نہیں پاسکتا جب تک جماعت احمدیہ کے پاس ہر زمانے میں ہزاروں مربیان کی جماعت نہ ہو گی۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لیے سیّدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ چنانچہ اب تک جو اشاعتِ دین کا کام ہو رہا ہے وہ اسی ادارہ کے فارغ التحصیل طلباء کے ذریعہ ہو رہا ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ کثرت سے ایسے ہونہار طالبعلم اس ادارہ میں داخل ہوں جو اشاعتِ دین جیسے اہم فریضہ کو خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔ سیّدنا حضرت مصلح موعود وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لیے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے ہر سال کم از کم پچاس طالبعلم آنے چاہئیں سَو ہوں تو بہتر ہے۔"

سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب امام سوئم جماعت احمدیہ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت دین کے لیے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرون پاکستان اشاعت دین کا فریضہ ادا کریں۔۔۔ لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبا عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آرہے باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ مربی کم ہیں ہماری طرف مربی بھجوائیں"۔ حضور فرماتے ہیں میں نے مٹی یا آٹے کے بُت بنا کر تو نہیں بھیجنے۔ جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے ۔۔۔۔ اس وقت تک

دنیا اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی "۔

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لیے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے۔

" ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے "۔

آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ ابھی سے اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو امسال میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کے امتحان دے رہے ہیں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے بھجوانے کی کوشش فرمائیں نیز یہ کہ جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اُٹھا سکیں تو بہتر ہے۔

اس سال بھی جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا معین تاریخ کا اعلان انشاء اللہ بعد میں کر دیا جائے گا، لیکن انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ابھی سے درخواستیں آجائیں اس لیے وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوانوں کو ہدایت فرمائیں کہ وہ امتحان یا نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال فرمائیں۔

نیز درخواست ہے کہ آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں اور آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں اس سے از راہِ مہربانی خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کی اس مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے فضل سے زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

بشیر احمد رفیق وکیل الدیوان تحریک جدید

غزل

جناب مبارک احمد شرما شکارپور

ہر کلی، ہر گل میں وہ مستور ہے — جس طرف دیکھوں وہی پُر نور ہے

میری شہ رگ سے بھی نزدیک تُو — گو کہ میری پہنچ سے وہ دُور ہے

جا جھکا دے سر تو اس دہلیز پر — پاس سے گر دل ترا رنجور ہے

میں رضا پر اس کی بس راضی رہوں — اب یہی اُس ذات کو منظور ہے

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد عورتوں کیلئے
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان
چوک گھنٹہ گھر
گوجرانوالہ
فون ۲۹۹۷
اقصیٰ چوک
ربوہ فون ۵۵۸
پوسٹ بکس
۲۲۲

خوبی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ہرکولیس
امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ
HERCULES
ہر قسم کی گاڑیوں کے سفر اسپرنگ بس اور ٹرک کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰ منٹگمری روڈ ۔ لاہور ۔ فون نمبر ۔
223372
223373

UNIVERSAL
VOLTAGE STABILIZER
STAVAL 57
VOLTAGE STABILIZER
OFF ON
UNIVERSAL A-35
FOR
REFRIGERATORS
DEEP FREEZERS T.V. &
AIR-CONDITIONERS
یونیورسل الیکٹرونکس
۲۲ - لیسین سٹریٹ
ہال روڈ - لاہور فون : ۶۱۷۶۵
۵۷۴۹۰
۵۳۳۷۵
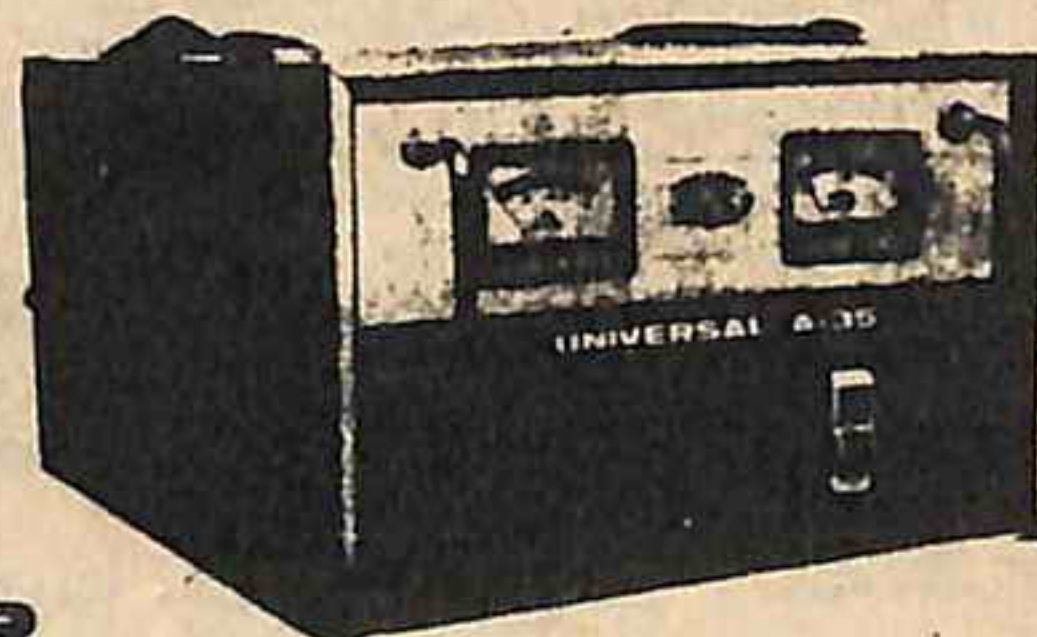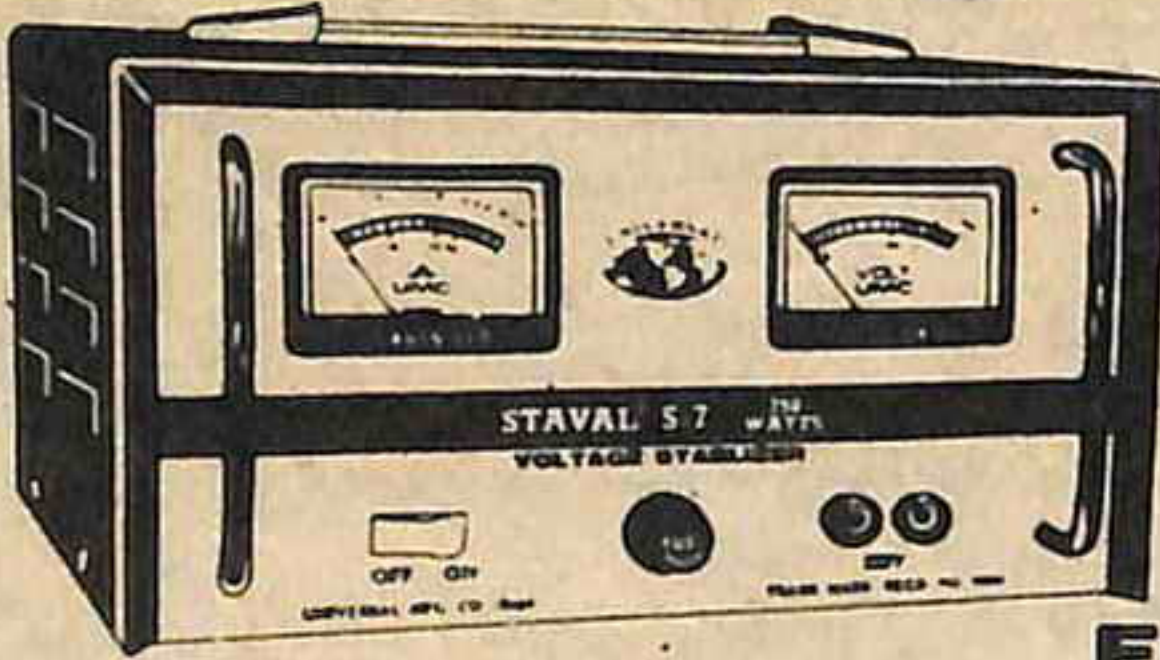
آخری صفحہ

حفاظتِ الٰہی

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ۱۶ غیر از جماعت افراد کا ایک قافلہ سوال و جواب کے لیے ربوہ آیا اور مجھے بھی ان سے ملنے کا موقع ملا۔
گفتگو شروع کرنے سے پہلے میں نے ان سے کہا کہ مجھے علم نہیں کہ آپ کس نیت سے یہاں آئے ہیں بعض لوگ بُری نیت سے بھی آتے ہیں، لیکن میں جانتا ہوں کہ بعض دفعہ بُری نیتیں لیکر آتے ہیں اور یہاں سے نیک اثر کے نتیجہ میں ان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اس ضمن میں میں نے ان کو حضرت عمرؓ کا واقعہ سنایا کہ کس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں نکلے تھے اور کیسی بدلی ہوئی کیفیت لیکر واپس لوٹے۔ اس واقعہ کے بعد ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ میں آپ سے علیحدگی میں ملنا چاہتا ہوں مغرب کے بعد وقت دیں لیکن شرط یہ ہے کہ اس ملاقات کے وقت کوئی تیسرا آدمی نہ ہو اور نہ آپ کا کوئی ساتھی ہو اور نہ ہی میرا کوئی دوست۔ چنانچہ نماز کے بعد دارالضیافت میں اُن سے ملنے گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ان صاحب کو تقریباً ۱۰۶ درجہ کا بخار تھا اور سارے جسم پر لرزہ طاری تھا۔ ان کے ساتھیوں نے کہا کہ اس واقعہ کو دیکھ کر ہم اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ میں نے کہا اس چیز کا احمدیت سے کیا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ یہ شخص بڑی بُری نیت کے ساتھ آیا تھا اور یہ جو علیحدگی کی ملاقات کی درخواست کر رہا تھا۔ ہمیں پتہ ہے کہ اس کی نیت کیا تھی اس کی صحت اتنی اچھی ہے کہ اس کو ساری عمر کبھی بخار نہیں ہوا۔ اور ہم اس کے گواہ ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ جب آپ کے یہاں آنے کا وقت ہوا تو اس سے ذرا پہلے اچانک اس کو دھما دھم بخار ہوا اور اتنا تیز ہو گیا کہ اس کے قابو میں نہیں رہا۔ چنانچہ اس شخص نے لیٹے لیٹے نیم بیہوشی کی حالت میں بعض ایسے آدمیوں کو جنہیں میں نہیں جانتا گالیاں دینی شروع کر دیں اور کہا کہ انہوں نے مجھے بدنیت سے بھیجا تھا۔ ان کا بیڑا غرق ہو مجھے مروا دیا۔ اس واقعہ کی وجہ سے اُس کے اکثر ساتھی احمدی ہو گئے۔

(الفضل ۱۷ جنوری ۸۳ء)

Monthly KHALID RABWAH
Regd. No. L5830 EDITOR ABDUL SAMEE KHAN JUNE 1986

ایک خصوصی دُعا کی تحریک

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ۳۰ مئی ۱۹۸۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-
"رمضان کے شروع ہونے سے ایک دو روز پہلے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک رات مجھے بار بار مسلسل اِس دعا کی طرف متوجّہ فرمایا

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

اور یہ نظارہ بار بار میں دیکھتا رہا کہ ابھی کچھ آفات جماعت کے سامنے باقی ہیں۔ ان آفات کو ٹالنے کے لئے میں مختلف دعائیں کرتا ہوں اور کچھ اثر پڑتا ہے اور پھر بھی وہ باقی رہتی ہیں۔ پھر میری توجہ اس طرف مبذول ہوتی ہے کہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ کی دعا کرنی چاہیئے اور جب میں یہ دعا کرتا ہوں تو جس طرح تیزاب سے زنگ دُھل جاتا ہے یا صبح صادق سے اندھیرے دُھل جاتے ہیں اسی طرح وہ آفات بالکل زائل ہو جاتی ہیں اور ان کا کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔

تو چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بات صرف اپنے تک محدود رکھنے کے لئے نہیں بلکہ ساری جماعت کو بتانے کی خاطر مجھ پر ظاہر فرمائی ہے اِس لئے ..... خصوصیّت کے ساتھ اِس دُعا کا بھی وِرد کریں اور حضرت (بانیٔ سلسلہ احمدیہ) نے تو ایک موقع پر یہ فرمایا کہ یہ دُعا اسمِ اعظم ہے اِس سے بڑی اور کوئی دُعا نہیں ہے جو ہر کیفیت پر حاوی ہو۔"